جلد دہم

جلد دہم

No. 0.012.1
Assem.of Poona
Year: 1933

اے اہل عالم ہمہ بار یکدارید و برگ یکشاخسار

....

اہل بہاء کا ماہوار اُردو رسالہ

کوکب ہند دہلی

طابع و ناشر و مدیر

سید محفوظ الحق علمیؔ (مولوی فاضل)

(مطبوعہ جید برقی پریس بلیماران دہلی)

©Afnan Library Trust, 2026

لوح ابن ذئب

حضرت بہآء اللہ کی مقدس کتابوں میں سے ایک کتاب "لوح ابن ذئب" بھی ہے۔ جس میں دُنیا کے لئے ایک نئی زندگی کا پیغام ہے۔ اس کتاب کو غور سے پڑھنے والے اپنے اندر عجیب روحانی جوش محسوس کرتے ہیں۔ کتب آسمانی کے اسرار و معارف۔ قدرتِ الٰہی کے معجزانہ نشانات دیکھ دیکھ کر روح انسانی وجد و طرب میں آجاتی ہے۔ اس کتاب میں تمام دنیا کے موعود کی جلوہ گری کا بیان ایسی قدرت و شوکت سے فرمایا ہے کہ ہر ایک شخص جو پہلو میں زندہ دل رکھتا ہے زندگی کی نئی دنیا دیکھ لیتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس مقدس کتاب کی تعریف و ثنا زبان و قلم کو محال ہے۔

لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ سب عمدہ۔ (۱) تمام کپڑے کی بہترین جلد قیمت ایک روپیہ چھ آنہ (۲) موٹا ٹائیٹل چکنا خوبصورت ایک روپیہ دو آنہ۔ (۳) ذرا ہلکا ٹائیٹل۔ ایک روپیہ عہ۔

ہفت وادی

وہ کتاب جو معرفت کی سات وادیوں کا حال بیان کرتی ہے جو عارفوں کے روحانی سفر کا منزل بہ منزل ایسا ذکر کرتی ہے جس سے ذوق روحانی رکھنے والے کیف سے بھر جاتے ہیں۔ یہ کتاب ہندوستان میں بھی بار بار مع اُردو ترجمہ "اسرار" کے نام سے چھپ چکی ہے۔ اب کی دفعہ صرف اُردو ترجمہ نہایت خوبی سے شائع کیا گیا ہے۔ تقطیع ۲۰×۳۰/۱۶ جو نہایت خوبصورت ہے۔ روحانی مسائل سے ذوق رکھنے والے ضرور منگائیں۔ تصوف کے دریا میں تیرنے والے بھی دیکھیں کہ اس چھوٹی سی کتاب میں کس عمدگی سے روحانی مقامات دکھائے گئے ہیں۔ گویا کوزہ میں دریا سما گیا ہے۔ بار بار پڑھتے جائیے۔ روحانی ذوق بڑھتا چلا جائیگا۔ ایسے اہل ذوق بھی ہیں جنہوں نے پچاس پچاس بار اس کتاب کو پڑھا ہے اور ابھی پھر پڑھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اصل میں روحانی کیف ہی ایک ایسی چیز ہے جو ختم ہونیوالا نہیں ہوتا ہفت وادی۔ کوکب ہند جلد ششم کے ساتھ بھی دیجاتی ہے۔ صرف ہفت وادی منگانے والے پانچ آنہ کے ٹکٹ بھیجدیں۔ وی پی منگا ئینگے تو فی جلد مجلد سات آنے میں پہنچیگی۔

ملنے کا پتہ

دفتر کوکب ہند دہلی

کتب ذیل محفل مقدس روحانی پوسٹ بکس نمبر ۴۷ بمبئی سے منگائیے

(۱) مجموعہ الواح مبارکہ حضرت بہآء اللہ ۔ صر
(۲) ادعیہ حضرت محبوب ۸ر
(۳) مجموعہ لوح اشراقات۔ طرازات بشارات۔ کلمات فردوسیہ .... عہ
(۴) مفاوضات حضرت عبد البہآء ۸ر
(۵) جواب پروفیسر المانی .... عہ
(۶) رسالہ مدنیہ .... عہ
(۷) دروس الدیانہ ۱۲ر
(۸) مناظرۂ دینیہ ۸ر
(۹) کواکب دریہ فی مآثر البہائیہ جلد اول و دوم ... صہ
(۱۰) تاریخ شہدائے یزد ۸ر
(۱۱) مثنوی زرندی ۱۲ر
(۱۳) دیوان خانن بختیاری .... عہ
(۱۴) بہجۃ الصدور .... عار
(۱۵) حدیقۃ البہائیہ ۱۲ر
(۱۶) بدائع الآثار جلد اوّل و دوم .... سے
(۱۷) تاریخ امر بہائی .... عہ
(۱۸) کلیات نعیم اصفہانی .... عہ
(۱۹) بحر طویل حاجی ندیم الشعرآء ۳ر

©Afnan Library Trust, 2026

کوکب ہند دہلی

جلد دہم — جنوری، فروری سنہ ۱۹۳۲ع — نمبر اوّل، دوم

مُکالماتِ حضرت عبدالبہاء

"دنیا میں ایسا کوئی نہیں جسے کچھ آرزو نہو بادشاہ اور فقیر دونوں کچھ نہ کچھ فکر وغم رکھتے ہیں۔ سب لوگوں کو مشکلات ہیں۔ غور سے دیکھا جائے تو کوئی دل ایسا نہ ملیگا جسے کچھ فکر و آرزو نہ ہو اور ہر ایک آرزو رنج و ملال رکھتی ہے تمام خواہشیں انسان کیلئے تکلیف کا باعث ہیں خوشی اور مسرت کے خلاف ہیں ہاں جو آرزوئیں جہان الٰہی سے تعلق رکھتی ہیں ان سے دل روحانی خوشی پاتے ہیں اور وجدانی سرور حاصل کرتے ہیں ایسے لوگ عین بلا میں بھی شاد ہوتے ہیں اور نہایت سخت ابتلا میں بھی آزاد رہتے ہیں۔"

ایک محترم خاتون حاضر ہوئیں جن کا ایک عزیز انتقال کر گیا تھا حضرت عبدالبہا نے انکو تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔

"گریہ وزاری نہ کیجئے۔ بین نہ کیجئے۔ واویلا نہ کیجئے آنسو نہ بہائیے۔ دنیا کی خوشی اور غم دونوں گذر جاتی ہیں عزت و ذلت دنیا دونوں فنا پذیر ہیں۔"

گذشتہ شب ہم محبت و اخوت کا ذکر کر رہے تھے۔ محبت چند قسم کی ہوتی ہے۔ ایک خاندانی محبت و جسمانی اخوت ہے۔ یہ کافی نہیں کیونکہ بہت ایسا ہوتا ہے کہ خاندان میں سخت دشمنی پھیل جاتی ہے بغض و کینہ گھیر لیتا ہے معلوم ہوا کہ خاندانی محبت ہی کافی چیز نہیں۔

اسی طرح جنسی محبت و اخوت بھی ناکافی ہے کیونکہ ایسا بہت ہوا ہے کہ ایک ہی جنس میں اس درجہ عداوت پیدا ہو گئی کہ ایک دوسرے کا خون پی لیا اور ایک دوسرے کو لوٹ کھسوٹ کر برباد کر دیا۔

اسی طرح محبت و اخوت وطنی ہے بہت سے ہموطن اپنے وطن والوں کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں اسلئے محبت وطنی بھی ناکافی چیز ہے۔

اسی طرح محبّت و اخوت نوعی کافی نہیں کیونکہ نوعی قبائل میں بھی بے شمار لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں۔

پھر ان سب محبتوں کے نتیجے محدود اور وقتی ہوتے ہیں روحانی خوشی اور مسرت وجدانی کا موجب نہیں ہوتے پس دنیا کو خدائی محبت اور روحانی اخوت کی ضرورت ہے جو روح القدس کے اثرات سے حاصل ہوتی ہے جسکے نتائج غیر محدود و ابدی ہوتے ہیں اور جب تک یہ روحانی محبت و اخوت کسی قوم و ملت میں موجود رہتی ہے وہ قوم بڑھتی ہوئی ترقی حاصل کرتی جاتی ہے اس قوم کے افراد ایک دوسرے پر جان نثاری کرتے رہتے ہیں یہ محبّت و اخوّت روحانی اور قومی زندگی لازم ملزوم ہیں۔

عالم انسانی کی روشنی محبّت و اخوت روحانی سے ہی وابستہ ہے عزت عالم انسانی اسی سے ہے۔ اسی اخوّت روحانی پر دنیا کی ترقی و برتری موقوف ہے۔

میں امید رکھتا ہوں کہ آپ لوگ اس محبّت روحانی کو مضبوط طور پر مستحکم کریں گے آپ اس محبت کے ظہور کا ذریعہ اور اس اخوت کے پھیلنے کا مدار بنینگے و محبت [illegible] موجب ہوں گے

©Afnan Library Trust, 2026

تاکہ حضرت بہاء اللہ کے فیض دنیا میں نمودار ہو جائیں اور خدا کی عنایت سب پر چھا جائے۔ میں اُمیدوار ہوں آپ کو ایسی ہی توفیق ملیگی‘‘۔

ظہورِ موعود کی علامتوں کا ذکر کرتے ہوئے موجودہ مسلمانوں کے اوہام کا ذکر فرمایا کہ ”وہ بھی یہود و نصاریٰ کی مانند وہموں اور تقلیدوں میں مبتلا ہیں چنانچہ ابھی تک اس بات کے منتظر ہیں کہ آسمان کے ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے۔ حالانکہ ہر ایک ستارہ کُرّہ ارض سے بہت بڑا ہے۔ اسی لئے قرآن میں فرماتا ہے کہ تو جسے چاہے ہدایت نہیں کر سکتا خدا ہی جسے چاہے راہ دکھاتا ہے۔ پس تائیداتِ الٰہی ضروری ہیں۔ اور فیضِ رحمانی حاصل کرنیکی استعداد لازم ہے ورنہ انسان اوہام کے سمندروں میں ایسا ڈوبا ہوا ہے کہ آپ ایک حجاب دور کر دیں تو وہ دوسرے حجاب میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

خدا نے حقیقی گلّہ بان کو ظاہر کر دیا ہے کہ وہ تمام بھیڑوں کو اکٹھا کر دے اور وہ مہربان گلہ بان حضرت بہاء اللہ ہیں جنہوں نے بکھری ہوئی بھیڑوں کو جمع کر دیا ہے اور متفرق گروہوں کو ملا دیا ہے اور اہلِ عالم کی حفاظت کیلئے اپنے آپ کو بلاؤں کا سپر بنایا ہے اور بھیڑیوں کے ہجوم میں اپنے آپ کو ڈالدیا ہے۔ تاکہ خدا کی بھیڑیں ظالم درندوں اور حرص و آز کے بھیڑیوں کی چیرہ دستی سے محفوظ رہیں اور ہمیشہ کی حفاظت اور زندگی حاصل کریں۔

میں اُمید رکھتا ہوں۔ ہمیں بھی ایسی توفیق ملے گی کہ ہم اس حقیقی گلّہ بان کے سایہ میں پراگندہ بھیڑوں کو جمع کر کے ان کی نگہبانی کریں گے۔ چمنستانِ رحمت میں انہیں چرائینگے۔ اور سب کی حفاظت کریں گے۔ تاکہ وہ بھیڑیں بھیڑیوں کے پنجہ سے بچی رہیں۔ اور سب بکھرے ہوئے گلے ایک جگہ اکٹھے ہو کر خوشی کی زندگی بسر کریں۔

مقصدِ زندگی اور اس کا راستہ

انسان کے لئے زندگی کا واحد مقصد کوشش کر کے ترقی کرنا ہے۔ زندگی ایک لگاتار جد وجہد ہے۔ اس تمام جدّوجہد کا مقصد ترقی ہے۔ اگر ترقی حاصل ہو جائے تو یہ تمام جد وجہد اکارت نہیں جاتی اگر ترقی حاصل نہ کیجائے تو اس میں سراسر ہمارا قصور ہے۔

ترقی کا واحد ذریعہ کشمکش ہے یا جیسا کہ علماء علم نفسیات کہتے ہیں، مقصد آمیز حرکت ہے۔ حرکت نہ کرنا گویا سڑنے۔ مُردہ ہونے کا مترادف ہے۔ حرکت زندگی کا نشان ہی نہیں بلکہ یہ زندگی کا جوہر بھی ہے۔

پیدا ہوتے ہی اگر ہم مقصد آمیز حرکت نہ کرتے تو ہم چلنا کبھی نہ سیکھتے بولنا ہمیں نہ آتا۔ ہاتھ ہلانا یا خیال کرنا ہم کبھی نہ جانتے بلکہ کھانا بھی ہمیں نہ آتا ہم ہلنے جُلنے اور کام کرنے سے ترقی کرتے ہیں۔

جسطرح پودے کی نشوونما کیلئے اسی طرح انسان کی نشوونما کیلئے ایک قوت ہے جو باہر سے اسے تقویت پہنچاتی ہے۔ پودے کی نشوونما کے لئے جو قوت ہے وہ سورج ہے۔ سورج ہی سے پودا نشوونما کے لئے تمام قوت حاصل کرتا ہے سورج کی دھوپ جب درخت پر پڑتی ہے تو درخت اپنے بے شمار پتوں کے ذریعہ ذی اعضا مواد کو بے رگ وریشہ مادہ میں تبدیل کرنے کا معجزہ ظاہر کرتا ہے روشنی کی کیمیاوی اثر سے پودہ ہوا سے کاربن ڈائی اکسائڈ لیکر اور زمین سے معدنی نمک چوسکر

تنا اور پتے بنا تا ہے روشنی کے بغیر نباتی نشوونما کا کہیں نام بھی دکھائی نہ دیتا اور نہ ریشے رگ و ریشہ مواد کی ذی اعضاء مواد میں تبدیلی واقع ہوتی ۔ حیوانات کے لئے غذا نہ ملتی ۔ انسان کے لئے اس کرہ پر گزارے کا کوئی سامان نہ ہوتا مادی حیات کے لئے روشنی کی یہ اہمیت ہے

رُوح القدس کی روشنی

انسان کا جہاں تک تعلق عالم حیوانات سے ہے اُسے اپنے جسم کی نشوونما کیلئے سورج کی حرارت اور روشنی دونوں کی ضرورت ہے ۔ لیکن اسکی روح کی نشوونما کے لئے ایک اور سورج بھی ہے ۔ یہ آفتاب حقیقت ہے اس خدائی سورج سے روح القدس کی روشنی نکلتی ہے جو انسان کی روحانی نشوونما میں وہی کام کرتی ہے ۔ جو سورج مادی نشوونما میں کرتا ہے ۔ روح القدس کی ان شعاعوں کے بغیر انسان کسیطرح بھی اپنی وہ روحانی قامت حاصل نہیں کر سکتا جو قدرت نے اسکے لئے مقرر کی ہے اسی منبع سے انسان نشوونما اور قوّت تحریک ہر دو اخذ کرتا ہے روحانی قوّت کی یہ کائناتی شعاعیں اسکی روح میں اُتر جاتی ہیں اور اُسے منور کرتی ہیں اور اسمیں ایک ایسی قوت ایجاد پیدا کرتی ہیں جو کسی اور طرح پیدا نہیں ہو سکتی ۔ پس خدا سے روح بُرُوز پاکر جب اس وسیلے سے انسان تک پہنچتی ہے تو اسمیں جد و جہد اور ترقی کے جذبات پیدا کرتی ہے ۔ انسان کی صرف روحانی ترقی کا ہی مدار اسپر نہیں ہے بلکہ اسکی انفرادی مادی ترقی بھی اسی اثر کے ماتحت پھلتی اور پھولتی ہے

"عالم انسانی کی اسوقت سب سے بڑی ضرورت روح القدس کے نفحات کو حاصل کرنا ہے ۔

روح القدس انسانی زندگی کا ایک بہت بڑا تحریک دینے والا جزو ہے ۔ جو کوئی اس قوت کو پالیتا ہے وہ اُن سب پر اثر انداز ہوتا ہے ۔ جن سے اُسکو ملنے کا اتفاق ہوتا ہے ۔ ایک مسکین بے علم شخص جو روح القدس سے پُر ہوتا ہے ۔ اس عالم و فاضل اور امیر الامرا سے بہت زیادہ طاقتور ہوتا ہے جس میں روح القدس کا فیض نہیں ہوتا ۔۔۔۔۔ اگر روح الہٰی کی زیر ہدایت آجائے تو کوئی استعداد محروم نہیں رہتی ۔ (ماخوذ از کلمات حکمت) (عبد البہا)

ہر فرد کی ترقی روح القدس سے وابستہ ہے ۔

پس جو کوئی ایک با اثر زندگی کی تلاش میں ہے ۔ جو یہ چاہتا ہے کہ وہ اعلیٰ اور انفرادی ترقی حاصل کرے اسے چاہئے کہ وہ انکی تلاش ملکوت روح میں کرے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ قوت الہٰی کے ساتھ روح القدس کی ان شعاعوں کے ساتھ جو دنیا پر پرتو فگن ہیں ایک زندہ تعلق پیدا کرے ۔ اس تعلق کے بغیر ترقی بہت کمزور ہوتی ہے ۔ ان شعاعوں کے بغیر انسان بوسیدہ ہو جاتا ہے ۔ درجہ حیوانی سے آگے نہیں بڑھتا اور اس مقصد تک نہیں پہنچتا جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے ۔ حضرت مسیح نے فرمایا ہے کہ میں اسلئے آیا ہوں کہ تم حیات پاؤ اور بکثرت پاؤ ۔ انفرادی نقطہ نظر سے حضرت مسیح کے مشن کا یہی مقصد تھا کہ انسان پر طاقت کے ایک ایسے عجیب منبع کے راز کو انکشاف کرے جس کے ذریعہ وہ ملکوت خدا کے انوار سے منور ہو جائے

نوع انسان کی ترقی بھی روح القدس ہی سے وابستہ ہے

جسطرح ایک فرد واحد روح القدس کے ذریعے ہی ترقی پا سکتا ہے اسی طرح کل نوع انسان بھی اپنی تنظیم کی تکمیل اسی قوت الہٰی کے ذریعے حاصل کر سکتی ہے بغیر اسکے نوع انسان اپنے بہت سے مراحل طے نہیں کر سکتی ۔

یہ آفتاب الہٰی ہمیشہ نوع انسان پر پرتو فگن رہتا ہے ۔ لیکن خاص زمانوں یعنی روحانی بہار کے وقتوں میں نہایت قوت سے چمکتا ہے ۔

"جس طرح سورج کے لئے چار موسم ہیں اسی طرح آفتاب حقیقت کے لئے بھی خاص خاص یکے بعد دیگرے آنے والے زمانے ہیں ۔ نئے دور کے آغاز میں موسم بہار ہوتا ہے ۔ جب آفتاب حقیقت عالم انسانی کو تر و تازہ کرنے کے لئے پھر آتا ہے تو آسمان

©Afnan Library Trust, 2026

فضل سے ایک الٰہی فیض نازل ہوتا ہے
خیالات اور عقل کی دنیا میں ایک نیا ہیجان
پیدا ہوتا ہے عقول ترقی پاتی ہیں۔ اُمیدیں
اُبھرتی ہیں۔ آرزوؤں پر روحانیت کا رنگ چڑھتا
ہے اور عالم انسانی کی نیکیاں نئی قوت اور نئے
جوش کے ساتھ جلوہ نما ہوتی ہیں (عبدالبہا)
(امن عالمگیر کا پرچار صفحہ ۹۱)

آسمانی بادشاہت

ظہورات الٰہی کا جہانتک کہ اُن کے مشن کا عالمگیر تعلق ہوتا ہے یہی مقصد ہے یعنے نوع انسان کو ترقی دینا اور انہیں ایک مکمل تنظیم کی طرف لیجانا جسے حضرت مسیح آسمانی بادشاہت کے نام سے پکارتے ہیں اسی مقصد کیلئے انبیاء عظام حضرت موسٰی۔ حضرت مسیح۔ حضرت بدھ۔ سری کرشن اور حضرت محمد ظاہر ہوئے اور اب حضرت بہاءاللہ تشریف لائے ہیں یہ ظہور الٰہی نوع انسان کی مشکلات کا حل ہی مہیا نہیں کرتے بلکہ اس روح الٰہی کے زبردست منبع ہوتے ہیں جو نفوس انسانی کو زندہ کرتی اور انہیں نئی روحانی نشو و نما کے لئے اُکساتی ہے اس نئی روحانی پیدائش کے بغیر نوع انسان وہ استعداد پیدا نہیں کر سکتی جو اُن روحانی قوانین کو جاری رکھنے کے لئے ضروری ہیں جو بہیر آسمانی بادشاہت کی تنظیم کا مدار ہے۔ آسمانی بادشاہت کی تنظیم کی بنا محبت اور باہمی تعاون پر ہے نہ کہ انسان کی اُن خود غرضانہ اور نفسانی صفات پر جو ہماری آجکل کی تہذیب کے اولین محرک اور بنائی جذبات ہیں۔

مظاہر الٰہی کیا ہیں

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ ظہورات الٰہی جو خاص خاص وقتوں پر دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں اور نوع انسان کو نئی تہذیب کا سبق دیتے ہیں اور پرانی بوسیدہ رسومات کی بیخکنی کرتے ہیں کیا معنی؟ یہ ظہورات الٰہی عنایات ربانی کے وسیلہ ہیں حضرت عبدالبہاء کتاب مستطاب مفاوضات میں فرماتے ہیں
"روح القدس وہ فضل الٰہی ہے جو ظہورات الٰہی کے ذریعہ دنیا میں کارفرما ہوتا ہے حضرت مسیح
آفتاب الٰہی کے مرکز عکس تھے اور اس مرکز سے
یعنی حقیقت مسیحی سے فضل الٰہی دوسرے آئینوں
یعنی حقایق حوارئین پر جلوہ فگن ہوا"۔

جب وہ ابتدائی جذبہ جو یہ نوع انسانی کے منجی عطا کرتے ہیں کمزور ہو جاتا ہے اور دین کا چشمہ رک جاتا ہے تو ایک نیا منجی۔ روح الٰہی کا ایک نیا مرکز عکس ایسے مقام پر ظاہر ہوتا ہے جو بلحاظ روح بالکل مردہ ہوتا ہے۔

عصر جدید کا آغاز

آج یہ زمانہ نہ صرف عیسائیت کیلئے بلکہ اسلام۔ بدھ مت۔ ہندو دھرم۔ زرتشت اور کنفیوشیس کے ماننے والوں کیلئے بلکہ ساری دنیا کیلئے عجیب زمانہ ہے دنیا میں کہیں بھی نظر ڈالو دین ہو یا دھرم۔ مت ہو یا پنتھ سب پر موت کا عالم طاری ہے اور سب روح الٰہی کی زندگی بخش قوت کے محتاج ہیں۔

اس احتیاج کو پورا کرنے کے لئے خدا نے حضرت بہاءاللہ کو اس کرہ پر ظاہر فرمایا اور ان کے ذریعہ ایک ایسا روحانی پیغام بھیجا جو ایسا مکمل ہے کہ استعداد انسانی نے ایسا کامل پیغام آجتک نہیں سُنا اس پیغام میں نہ صرف انفرادی روحانی حیات اور اس کے قبر نفس سے اُٹھنے اور میدان بقا میں محشور ہونے کے بارے میں ہی ہدایت دی گئی ہیں بلکہ اس میں اُن تمام مسائل کا جو اس وقت دنیا کو اُلجھن میں ڈالے ہوئے ہیں شافی و کافی حل بھی دیا گیا ہے۔

جنگ کی تنسیخ امن عامہ کا قیام۔ نسلی تعصب کی بیخکنی اور ایک عظیم الشان مستقل انسانی برادری کا افتتاح، تعصبات مذہبی اور تفرقات دینی کو دور کرنا اور تمام نوع انسانی کو ایک دین واحد میں لینا اور اُنہیں ایک واحد خدا کی خدمت کے علم کے لئے وقف کرنا مالک و مزدور کے جھگڑے روکنا اور ان دونوں کے درمیان ایک ایسے اتحادی تعلق کا پیدا کرنا افلاس کو نوع انسانی سے اٹھانا اور ہیئت اجتماعی کو ہر فرد احد کی فارغ البالی زندگی کا ذمہ دار قرار دینا یہ اور ایسے ہی دوسرے اصول ہیں جو حضرت بہاءاللہ کے ذریعہ خدائی عزوجل نے نافذ فرمائے ہیں۔

انفرادیت اور اجتماعیت کا لزوم

ایک فرد واحد کیلئے

زندگی کا مقصد جدوجہد کے ذریعہ ترقی کرنا ہے۔ لیکن یہ جدوجہد ایسی نہیں ہوسکتی کہ دوسروں سے بالکل بے تعلق رہے ہم کسیطرح بھی کام کریں ہم اپنے عمل سے کسی چیز یا کسی شخص پر کچھ نہ کچھ اثر ضرور ڈالتے ہیں۔ پس ہماری ترقی ہماری جدوجہد نوع انسانی ترقی اور اسکی جدوجہد پر اثر انداز ہوتی ہے ہم ایک بے تعلق ایکٹر بنکر اپنا پارٹ ادا نہیں کرسکتے بلکہ ہمارا پارٹ اسی وقت پوری طرح ادا ہوگا جب ہم ایک گروہ کے ساتھ ملکر اسے ادا کرینگے قضا و قدر نے ہمارے لئے جمعیت کے ساتھ ملکر کام کرنا ہی لکھا ہے جمعیت کے درمیان ہماری ساری جدوجہد کا ہونا ضروری ہے اسی جمعیت کی خاطر ہم پر جدوجہد کرنا لازم ہے۔

اس زمانے میں دنیا کی تاریخ کے کسی اور زمانے کی نسبت ہر فرد بشر کیلئے جمعیت کی خدمت کرنے کیلئے نہایت عجیب موقعہ ہے۔ اسوقت ایسے طریقے مہیا ہیں جن کے ذریعے اگر خدمت کیجائے تو وہ نوع انسانی کو آنے والے قرنوں تک فائدہ مند ثابت ہوگی بنی نوع انسان کیلئے خدا کے اس بڑے ارادے کو یعنی آسمانی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اسوقت اس کائنات کا ہر ایک جزو سرگرم کار ہے۔ اب ہر فرد واحد اپنے قویٰ کے اظہار کا بہترین موقعہ اور زندگی میں اعلیٰ درجہ کا مزہ پائیگا۔

جب ہم اپنی استعداد کے مطابق جدوجہد کرسکتے ہیں تو پھر ہمیں زندگی کے بارے میں کیا شکایت ہوسکتی ہے اپنی احسن جدوجہد کے ذریعہ جب ہم اس قوت ایجاد کو جو ہم میں ودیعت کیگئی ہے پوری طرح ظاہر کریں گے تو پھر ہم اصلی زندگی کا لطف اُٹھائینگے تب ہم اُس حقیقت سے فائز ہوجائیں گے جس کیلئے ہم پیدا کئے گئے ہیں یہی ایک ذریعہ ہے جو خوشی عطا کرتا ہے یہی ایک راستہ ہے جس سے ہمیں اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے انفرادی ہی نہیں بلکہ قومی کمال حاصل کرنے کا یہی ایک واحد وسیلہ ہے یہی وہ صراط مستقیم ہے جس پر چلنے سے ہم اُن آسمانی بلندیوں پر پہنچ سکتے ہیں جو آفتاب حقیقت کی شعاعوں سے منور اور روشن ہیں۔ (ترجمہ از بہائی میگزین شکاگو)

(مترجمہ جناب اے بٹ ایچ بی شملہ)

ویدو قرآن کا تطابق

(از آریہ مسافر لاہور)

ویدک دھرم اور اسلام کے کئی عقائد مسلمہ فریقین ہیں اُن عقائد میں جو جزوی اختلافات تھے وہ بتدریج معدوم ہورہے ہیں دور حاضرہ کے مترجمین اور مفسرین نے بہت حد تک اس دوری کو دور کردیا ہے جو ویدک دھرم اور اسلام کے درمیان حائل تھی رہی سہی مسافت بھی چندروز کی مہمان ہے منجملہ مسلمات کے ایک مسئلہ توحید باری کا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عرب اور دیگر اسلامی ممالک میں وحدانیت کے پرچار کا سہرا بانئے اسلام کے سر رہے آنحضرت نے بیشمار تکالیف اور مصائب کا سامنا کرتے ہوئے بھی وحدانیت کے علم کو سرنگوں نہ ہونے دیا توحید کے پرچار میں اُن کی خدمات کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا قرآن شریف میں اس مسئلہ کا ذکر نہایت خوبی اور عمدگی سے ہے ذرا قرآنی آیات ملاحظہ فرمائیے

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (سورہ بقر آیت ۶۵) تمہارا معبود خدائے واحد ہے سوائے اس کے اور کوئی معبود نہیں۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ (سورہ اخلاص) کہہ کہ اللہ ایک ہے نہ کوئی اس سے پیدا ہُوا ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہُوا ہے +

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدُوْنَ (سورہ انبیاء) میرے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اسلئے تم میری ہی عبادت کرو +

اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحَانَهٗ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۔ (سورۃ النساء) اللہ اکیلا معبود ہے اس سے بری ہے کہ اسکی اولاد ہو +

لِیَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (سورۃ التوبہ) ایک ہی خدا کی عبادت کرو اور اس کے علاوہ اور کوئی عبادت کے قابل نہیں +

قَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْا اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (سورۃ النحل ع۷) خدا نے کہا کہ دو خدا نہ بناؤ وہ تو صرف ایک ہی خدا ہے +

©Afnan Library Trust, 2026

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا (سورہ کہف، ۱۱۵)

جو خدا کو حاصل کرنا چاہئے اسے چاہئے کہ نیک اعمال کرے اور عبادت میں خدا کا شریک کسی کو نہ بنائے۔

اب ذرا وید کے منتروں پر نظر ڈالئے ابتدائے آفرینش میں ہی ایشور کی یکتا کی تلقین وید نے کس خوبصورتی اور وضاحت سے کی ہے۔

यएक इत्तमु ष्टुहि । ऋ० ६-४५ १६

جو اکیلا ہے صرف اسی کی اپاسنا کرو

यएक इद्धव्यश्चर्षणीनामिन्द्रं तं गीर्भिरभ्यर्च आभिः। ऋ। २३-४-२

یہ شکتی اس پرماتما ہی کو حاصل ہے وہ ایک ہی ہے وہ ایک ہی ہے اکیلا ہے

एको नहु नामासि मन्य इडिता।

تو اکیلا ہی انیکوں سے پوجا کرنے یوگیہ ہے۔

यएक इद्विदयते वसु मर्ताय दाशुषे

دانی منشیوں کیلئے جو اکیلا ہی دھن دیتا ہے وہی اپاسیہ ہے

एको विश्वस्य भुवनस्य राजा। ऋ० ६-३६-४-

سب لوک لوکانتروں کا وہ اکیلا ہی سوامی ہے۔

एक एवाग्निर्बहुधा समिद्ध एकः सूर्यो विश्वमनु प्रभूतः। एकैवोषा विभात्यकं वाइदं विबभूव सर्वम ॥ ऋ० ८-५८-२

ایک ہی اگنی بہت پرکار سے روشن ہوتی ہے ایک ہی سورج اپنے پرکاش سے سارے دِشوں کو پرکاشت کرتا ہے ایک ہی اُشا سارے جگت کو پربھا سے یکت کر دیتا ہے اسی طرح ایک ہی برہم (ایشور) وشیس روپ سے پرگٹ ہوا ہے۔

न द्वितीयो न तृतीयश्चतुर्थो नाप्युच्यते।
न पञ्चमो न षष्ठः सप्तमो नाप्युच्यते ॥
नाष्टमो न नवमो दशमो नाप्युच्यते ।
य एतं देवमेकवृतं वेद ॥

وہ پرماتما نہ دوسرا ہے نہ تیسرا نہ چوتھا نہ پانچواں نہ چھٹا نہ ساتواں نہ آٹھواں نہ نواں نہ دسواں جو اس پرماتما کو ایک مانتا ہے وہی اسکو پراپت کرسکتا ہے۔

اس آخری منتر کی موجودگی میں بھی کیا کوئی یہ کہنے کی جرٔت کرسکتا ہے کہ وید میں بہت دیوتاؤں کی اُپاسنا کا ورنن ہے آخری حصہ نے تو فیصلہ ہی کردیا کہ وہی اسکو پراپت کرسکتا ہے جو اسکو ایک مانتا ہے۔

اب خدا کی دیگر صفات کا بھی اسی طرح ملاحظہ کیجئے:۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ (آل عمران) زمین اور آسمان کی کوئی چیز اس سے مخفی نہیں ہے۔

إِنْ تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ (آل عمران)

جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اُسے چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ کو معلوم ہے

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ (سورہ انعام)

لوگوں کی نظریں اسکو نہیں دیکھ سکتیں مگر وہ سب کی نظروں کو دیکھتا ہے۔

مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ (سورہ مجادلہ)

جب تین آدمی پوشیدہ بات کرتے ہوں تو ان میں چوتھا وہ ہوتا ہے اور پانچ میں چھٹا وہ ہوتا ہے۔

أَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا (سورہ جن آیت ۲۸)

यः पश्यति प्रतिपश्यति परा पश्यति पश्यति दिवमन्तरिक्षमाद् भूमिं सर्वं तद्देवः पश्यति ॥ अ० ४-२०-२

وہ پرماتما سامنے سے پیچھے سے۔ دور سے آکاش سے بھومی سے۔ سب طرف سے دیکھتا ہے اسکی درشن شکتی سب جگہ پھیلی ہوئی ہے ہم کوئی کام بھی اس سے مخفی نہیں رکھ سکتے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ہم اپنا کوئی خیال بھی اس سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتے!

وید کہتا ہے

अस्य हृदो भूरि जन्मा विचष्टे अथ० २०-५-१

وہ ایشور ہمارے ہردیہ کے بھاؤوں کو بھی جانتا ہے۔ انسان دوسروں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہوکر ناکردنی افعال کا مرتکب ہوتا ہے مگر وہ نہیں جانتا کہ اس خلوت میں بھی وہ اُس پرم پرماتما کی نظروں سے بچ نہیں سکتا وید کیسے صاف الفاظ میں کہتا ہے کہ ع

द्वौसन्निषद्य मन्त्रयेते राजा तद्वेद
वरुणस्तृतीया: ॥ अ० ४-१६-२

دو آدمی اکیلے بیٹھ کر جو صلاح مشورہ یا کام کرتے ہیں وہ پرماتما تیسرا ہوکر اسے جانتا ہے قرآن شریف کی سورہ مجادلہ کی آیت کے مفہوم کو وید نے تھوڑے سے شبدوں میں کس خوبصورتی سے کہہ دیا ہے +

قرآن نے فرمایا کہ خدا نے سب چیزوں کو گن رکھا ہے اب ذرا وید کا فرمان سُنئے۔

सर्वं तद्राजा वरुणो वि चष्टे, यदन्तरा रोद
सी यत्परस्तात । संख्याता अस्य नि
मिषो जनानाम् ॥ अ० ४-१६-५-

سرو انتریامی پرماتما اس چاواپرتھوی (चावापृथिवि) کے اندر اور اس سے بھی جو پرے ہے اس سب کو اچھی طرح سے جانتا ہے اور اس نے جیووں کے نمیش انیش (آنکھوں کا جھپکنا) بھی گن رکھے ہیں ..... کہیئے سرو گیتا کا ورنن اس جیسا کہاں ملے گا۔

(باقی آئندہ) (آریہ مسافر جنوری ۳۶ء)

محفل مقدس روحانی رنگون پوسٹ بکس ۲۹۹ سے منگائیے

کتاب مبارک ایقان مع اردو ترجمہ ... دو روپے

کلمات مکنونہ اردو .... چار آنہ

باب الحیات ترجمہ اردو مقالۂ سیاح ۱۲ /

یزدانی

اصلاحات

اصلاحات لازمہ در نشریات حظیرۃ القدس کراچی کہ در کوکب ہند نمرہ ۱۱-۱۲ طبع شدہ است مطابق مندرجہ ذیل درست نمائید

پائی	آنہ	روپیہ	اسامی	از کوکب	صفحہ	سطر
۰	۳	۸	آقائی خورسند سروش فروغی کراچی ...		۱۸	۹
۰	۸	۱۵	اسفندیار بختیاری وشترکار	″	″	۱۲
			اعانات		″	۱۵
۰	۰	۸۵	محفل مقدس روحانی پونہ		″	۱۸
۰	۰	۱۴۰	آقائی شہریار حاجی ہامس کیانی کراچی		″	۲۰
۰	۰	۷۵	آقائی ہرمزدیار رستم مت بندرہ		″	۲۱
۰	۰	۴۹	جمشید و اردشیر ولدان سلامانی کراچی		۱۹	۷
۰	۰	۰	اینک جملۂ توقیع مبارکہ کہ		۲۰	۵
۰	۰	۰	مسٹر بی ایچ مدیر		۲۱	۵
۰	۰		تاریخ ۲۶ ماہ مذکور		″	۸
۰	۰	۰	واما تاریخ ۹ ماہ مبارک نومبر		″	۱۱
۰	۲	۹	جنابان بہرام و رستم ولدان فریدون جاری		۲۲	۸
۰	۱۲	۹	جناب استاد شہریار راستی وشترکار		″	۹
۰	۶	۵	″ ″ ″		″	۸
۰	۱۲	۷	جناب خورسند سروش فروغی وشترکار		″	۸
۰	۰	۹	″ ″ ″		″	۹
۰	۰	۹	اسفندیار بختیاری وشترکار		″	۹
	۸	۹	جناب جمشید رستم جمشیدی وشترکار		″	۱۰
۰	۰	۹	جناب آقا حسین اسمٰعیل مژگانی		″	۱۷
۰	۰	۳۹	جناب شہریار رستم یزدانی دبستگان			۱۹
۰	۰	۱۹	جناب مہر علی ولد خداکرم اسکندری		″	۲۰
		۱۹	محترمہ دولت بہمن مہربانی از بمبئی		″	۲۱
۰	۰	۳	جناب نوشیروان کیقباد قاسم آبادی	″	۲۳	۸
۰	۰	۱۹	پریدخت بہمن مہربانی	″	۲۲	۲۲
۳	۵	۰	جناب نظر علی بھائی	″	۲۳	۲۱
۰	۰	۲	جناب علی محمد کازرونی	″	″	۲۲
۰	۰	۴۹	جناب سہراب حاجی ہامس	″	۲۴	۳
۰	۰	۳۸	جناب فریدون ہرمزدیار محبت	″	حاشیہ	
۰	۰	۳۷	جناب شہریار وفادار بہشتی و فامیل کراچی		۲۴	۱۱
۰	۰	۹	جناب خدابخش اردشیر از بمبئی		″	۱۲
۰	۰	۹	جناب رستم و خداداد ولدان شہریار	″	″	۹
۰	۰	۱۰	جناب خداداد مہربان عنایتی	″	″	۸
۰	۰	۱۰	محترمہ دولت داراب عنایتی	″	″	۷
۰	۰	۱۹	جناب خدارحم کیخسرو ربانی	″	″	۲۳
۰	۰	۱	جناب دینیار شہریار یادری	″	″	۲۰

©Afnan Library Trust, 2026

یادداشت

بجهت مسافرین ارض مقدس

(۱) باید قبل از حرکت پس از تحصیل اجازه از حضرت ولی امرالله تهیه مصاریف رفتن و مراجعت خودرا کاملا تدارک نماید زیرا در وقت دخول بخاک فلسطین مسافر اگر دارای سی صد روپیه کمتر باشد حکومت مانع میشود و اورا برمیگرداند

(۲) باوجود داشتن تذکره (پاس پورٹ) باید اول اجازه از دولت متبوعهٔ خود بگیرد و بعد از محل حرکت معرفی خود بحکومت بهیهٔ انگلیس نموده اذن دخول بممالک عراق و فلسطین بگیرد و دفتر تذکرهٔ خود را برای عبور در این نقاط و مراجعت بهمراه و هرجا که میخواهد (ویزا) نماید (۳) اگر میخواهد از طریق شام و بیروت و برود باید قبل از حرکت از نماینده دولت فرانسه نیز اجازه خواسته تذکرهٔ خود را ویزا نماید که بتواند از سرحد عراق عبور نموده از شام و بیروت که خاک فرانسه است گذشته وارد خاک فلسطین شود (باوجود داشتن اجازه از محل حرکت از هر جائی که میخواهد عبور کند قبلا باید تذکرهٔ خود را باداره پلیس ارائه دهد (۴) قبل از حرکت باید نزد دکتر بلدیه رفته آبول (انجکشن) وباد طاعون هردو بزند و تصدیقنامه جدا جدا گرفته همراه داشته باشند.

۵ همراه داشتن طلا همه جا ممنوع است

(۶) از طرف حکومت فلسطین سه ماه بیشتر اجازه ماندن در آن اراضی مقدسه نمیدهند

از طرف لجنهٔ حظیرة القدس کراچی

البته قارئین محترم نشریات حظیرة القدس میل دارند بدانند کار ساختمان حظیرة القدس تا چه اندازه پیشرفت کرده است یقین راپورٹ اقدامات اوّلیه در کوکب هند شماره (۱۱-۱۲) ملاحظه فرموده اید از قبیل تشکیل لجنه و اقدامات لجنه و شروع بکار ساختمان نمودن بتاریخ ۲۷ر اکتوبر و شالوده ریزی تاریخ ۳۱ر ماه اکتوبر و سنگ اول بنا بتاریخ ششم ماه نومبر و برداشتن عکس در آن روز مبارک وووو

امّا تغییراتیکه در بنا و نقشهٔ عمارت پیدا شده از قرار ذیل است اوّل در نقشه ارتفاع ستونهای چهار طاق اطراف (۱۲) فوت وارتفاع دیوارهای تالار میان را (۱۹) فوت معیّن نموده بودند بعد از آنکه ستونهای اطاقها مرتفع شد و در تدارک سقف ریزی آنها بودند، مهندسی دیگر برای رسیدگی بکارهای معماران آمده شد پس از معاینه و تحسین از خوبی طرز و موقعیت عمارت اظهار نمود. اگر این تالار را قدری وسعت دهید در کراچی مانند نخواهد داشت لهذا بتصویب اعضای محفل مقدس روحانی و لجنه مبارکه حظیرة القدس مهندسین محترم ماهر نقشه را تغییر داده بواسطه بنای قدیم جناب حاجی محمد علی بدون اینکه یک سنگ اولی را بهم بزنند شروع بتوسعهٔ تالار و اتمام عمارت نمودند باین ترتیب که دیوارهای تالار وسط که ارتفاع آنها در نقشه اوّل (۱۹) فوت معیّن شده بود (۲۱) فوت قرار دادند و جلو تالار (۱۱) فوت از کعب زمین بالاتر ده فوت مانده بسقوف تا ریکه پشتک دگری) ساختند و از سقف دیوارهای اطاق اطراف با سنگ میسازند که بعدها که خدا بخواهد طبقه ثانی ساخته میشود و دیوارهای میان ستونهای سمتی برداشته سقف آن که میزنند دو طرف گوشواره دار شرقی بر تالار بازد و دو تالار در بالا بر تالار موجوده خواهد افزود باضافه این پشتک که حال افزوده شده و با همه این مزیت دخو بها فقط یکهزار و پانصد روپیه بر مخارج اوّلیه که تخمین زده بودند افزوده شده و وسعت عمارت در مقابل بنظر می آید از حق میطلبیم احبّا را تائید نماید تا در جمیع مراتب برضای حق و کارهای خیر موفق گردند (چه شیرین گفته است مُلای رومی)

جمله ذرّاتِ زمین و آسمان
لشکرِ حقند گاهِ امتحان

نوید عید

ساری دُنیا میں ہے چرچا عید کے تہوار کا
کوئی ہوگا جو ہو واقف عید کے اسرار کا
صورِ اسرافیل نے آغاز نغمہ کر دیا
عید اُس کی دید ہے وقت آگیا دیدار کا

(یزدانی)

بہائی لکچر

آریہ سماج مندر چاوڑی بازار دھلی میں

۲۶ دسمبر رات کو سات بجے مجلس اہل بہاء دھلی نے ایک جلسہ کیا جسمیں نہایت اتحاد پرور لکچر ہوئے۔ جلسہ کے صدر جناب پنڈت رامچندر جی پروہت آریہ سماج تھے۔

پروگرام کے مطابق حسب ذیل طریق پر کارروائی ہوئی۔

پنڈت رامچندر جی نے پہلے ایک پرارتھنا وید مقدس سے پڑھی اور اردو میں اس کا ترجمہ بھی کیا۔ پھر جناب احمد یزدانی نے ایک مناجات کتاب ادعیۂ حضرت محبوب میں سے تلاوت کی۔ اور ایک لوح مبارک اتحاد کے متعلق پڑھکر ترجمہ سنایا۔

پھر جناب بلدیو سنگھ جی نگم نے اتحاد و اتفاق پر نہایت عمدہ نظم پڑھی جس سے ہندو مسلمان سب سامعین بہت خوش ہوئے

پھر جناب ایم اے صمدانی نے "وحدت ادیان" کے متعلق ایک مضمون پڑھا۔ جسمیں قرآن مجید کی آیات اور وید بھگوان کے منتروں سے دکھایا گیا ہے کہ ان دونوں مقدس کتابوں کی تعلیمات کیسی متحد ہیں۔ یہ مضمون آگے درج کیا جاتا ہے۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

ویدک دھرم اور اسلام کی مطابقت

مدیر کوکب ہند نے ویدک دھرم اور اسلام کی مطابقت پر مفصل لکچر دیا جسمیں بتایا کہ حقیقت ایک ہے جو متعدد صورتوں میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ اس جہان میں دو چیزیں ہیں۔ ایک حرکت دوسرے مادہ۔ حرکت مسلسل ہے۔ مادہ صورتیں بدلتا رہتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں روح حقیقت ایک ہے اور ہمیشہ سے ہمیشہ تک کام کر رہی ہے مگر اس کے ظہور کے قالب نئے نئے ہوتے رہتے ہیں۔

مثال کے طور پر یوں سمجھنا چاہیئے کہ جیسے کسی زمین کے نیچے نیچے آتش فشاں مادہ پھیلا ہوا ہے وہ کبھی کسی جگہ سے اور کبھی کسی جگہ سے نکلتا رہتا ہے۔ مگر وہ ہے ایک ہی چیز۔ اسی طرح حقیقت تمام انسانوں میں پھیلی ہوئی ہے فطرت کی روشنی سب میں موجود ہے مگر وہ مختلف مقامات سے جلوہ گر ہوتی رہتی ہے۔

کلام الٰہی قدرت کی ایک تجلی ہے جو ازل سے ابد تک کار فرما ہے انسانی وجودوں میں سے جو وجود اسکے قابل ہوتے ہیں وہ اس کا جلوہ گاہ بن جاتے ہیں۔ اور اُن سے حقیقت کی روشنی چمکنے لگتی ہے۔

وید مقدس بھی کلام الٰہی ہے جو مقدس انسانوں سے جلوہ گر ہو کر ہم تک پہنچا ہے۔ اسی طرح زند اوستا۔ توراۃ انجیل۔ قرآن مجید۔ سب الہامی کتابیں ہیں سب اسی آتش حقیقت کے شعلے ہیں۔ سب ایک ہی نور حقیقت کے فانوس ہیں ہمیں چاہیئے کہ ہم نور حقیقت پر نظر رکھیں۔ فانوسوں کی شکل و صورت اور رنگ کے اختلافات کا خیال نہ کریں۔

وید کے حقیقی معنی ہیں "علم الٰہی" اور "علم الٰہی" ایک لازوال چیز ہے جو ہمیشہ اور ہر طرف اپنا اثر اور ظہور کرتا رہتا ہے۔ اسی نور حقیقت کی وحدت کے لحاظ سے خدا نے وید مقدس میں فرمایا ہے کہ

"وہ کلام الٰہی جسکو چور نقصان نہیں پہنچا سکتے
جو سینکڑوں طریق پر ادا کیا جاتا ہے وہ ہردے
اکاش (یعنی فضائے قلب) سے نکلتا ہے"

(یجر وید ۱۷/۹۴)

©Afnan Library Trust, 2026

صاف فرماتا ہے کہ ایک ہی کلام ہے جو سینکڑوں طریق پر ادا کیا جاتا ہے یعنی مقصد ایک ہے عبارتیں مختلف ہیں مضمون ایک ہے زبانیں مختلف - اور فرماتا ہے -

"یہ وید کی بانی جو آگ میں گھی کی دھاروں کی مانند انسانوں میں ظہور پذیر ہوتی ہے میں اسکی سب طرف سے تمکو تعلیم دیتا ہوں"

یعنی فطرت انسانی اپنے اندر استعداد کی آگ رکھتی ہے اور خدا کا کلام اسمیں اس طرح خدا کی طرف سے پڑتا ہے جیسے گھی کی دھاریں آگ میں ڈالی جاتی ہیں تو آگ بھڑکتی ہے۔ اسی طرح انسان کی فطری استعداد کلام الٰہی سے روشن ہوتی اور تیز ہوتی ہے - اور یہ کلام کسی ایک جگہ کے لئے مخصوص نہیں ہے خدا فرماتا ہے کہ "میں اسکی تمکو سب طرف سے تعلیم دیتا ہوں" یعنی نور حقیقت ہر طرف جلوہ دکھاتا ہے اسکی روشنی مختلف مقامات سے مختلف انسانوں سے مختلف وقتوں میں چمکتی رہتی ہے وہی تعلیم حقیقت انسان کو ہر طرف سے دیجاتی ہے کیونکہ روح حقیقت ایک ہی ہے جو ہر سمت سے چمکتی ہے -

یہ خیال کرنا کہ نور حقیقت ایک ہی کتاب کے چند اوراق میں بند ہوگیا ہے اور صرف اسی سے حاصل ہوسکتا ہے، اُس وسیع اور لامحدود نور کو محدود کرنا ہے اور اُسکی شان کو گھٹانا ہے - وہ نور حقیقت اپنے مرکز یعنی خدا میں ہے اور لامحدود ہے۔ خدا سے ہی ہمیشہ دنیا کو ملتا رہتا ہے۔

جیسے عقل کی طاقت سب انسانوں میں ہے اور نئے پیدا ہونے والے انسانوں کو بھی ملتی رہتی ہے۔ اسی طرح الہام الٰہی ہر وقت انسان کو مل سکتا ہے اور ملتا ہے۔

پس تمام الہامی کتابیں اپنی حقیقت میں ایک ہیں۔ اُن کی تعلیمات کو دیکھا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ سب یکساں ہیں اصول سب کے ایک ہیں جو نہ بدلے ہیں نہ بدلینگے۔ اصول کو ظاہر کرنے کے لئے شکلیں بدلتی رہتی ہیں۔ کیونکہ ضرورت اور موقع کے مناسب کام کرنا ضروری ہے۔ اسی لئے الہامی کتابوں کی جزئی باتوں میں فرق ہوتا ہے۔ مگر ان سب باتوں کا مقصد بھی زمان و مکان کی مناسبت سے لوگوں کی اصلاح اور بہبودی کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔

جزئیات میں اختلافات آجکل قوموں میں دکھائی دیتے ہیں ان میں سے بہت ہی کم ہیں جو مقدس کتابوں میں ہیں۔ زیادہ اختلافات تو لوگوں نے خود ہی اسمیں ایجاد کرکر کے پیدا کر لئے ہیں جن کی ذمہ واری مقدس کتابوں پر نہیں آسکتی۔

اختلافات کی تقسیم

عام طور پر اختلافات تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک اختلاف تعدد جیسے یہ اخبار کے دو پرچے میرے ہاتھ میں ہیں۔ یہ دونوں ایک ہی تاریخ کے ہیں ان دونوں کا مضمون ایک۔ کاغذ یکساں سائز اور صورت یکساں۔ دونوں حقیقت میں ایک ہیں مگر متعدد ہیں۔ تو ایسے اختلاف سے کچھ حرج نہیں بلکہ ضرورت کی بنا پر ایسا اختلاف تعدد تو ضروری ہے ورنہ وہ ایک حقیقت جو ان دونوں پرچوں میں بیان ہوتی ہے لوگوں تک پہنچائی نہیں جاسکتی

دوسرا اختلاف تنوع ہوتا ہے جیسے ایک چمن میں رنگا رنگ کے پھول ہوتے ہیں۔ طرح طرح کے درخت ہوتے ہیں تو یہ اختلاف بھی اتحاد کے خلاف نہیں۔ بلکہ اگر رنگا رنگی نہ ہو تو کچھ بھی لطف نہ ہو۔ قدرتی طور پر کھانے کی غذائیں کیسی مختلف اور رنگا رنگ ہیں۔ اس رنگا رنگی میں حسن و جمال ہے۔

یہ دونوں قسم کے اختلافات بھی الہامی کتابوں میں نظر آتے ہیں۔ مگر ظاہر ہے کہ ایسے اختلافات اور رنگا رنگی کا ہونا کمال ہے۔ مگر افسوس کہ لوگ اسبات کو بھی لڑائی جھگڑے کا موجب بنا لیتے ہیں۔ یہ لوگوں کی غلطی ہے۔

ایک تیسرا اختلاف تضاد ہوتا ہے جو واقعی بہت قابل غور ہے یعنی ایسی باتیں جو ایک دوسرے کے بالکل صاف خلاف نظر آتی ہیں ان کو کیسے ملایا جاسکتا ہے۔ مثلاً وید و قرآن کے بیان میں یہ اختلاف کہ وید جانور ذبح کرنے کو منع کرتا ہے اور قرآن مجید ذبح کرنے کو جائز قرار دیتا ہے یہ ایک بڑی مشکل نظر آتی ہے۔ اس کا حل کیا ہے؟

اسکے متعلق بہت کچھ باتیں ہیں۔ لیکن میں ایک اصولی بات کہتا ہوں کہ واقعی دین کا اصول یہی ہے کہ کسی جان کو مارنا کوئی خوبی نہیں بلکہ جان کو بچانا چاہئے۔ عرب میں سبزی ترکاری

©Afnan Library Trust, 2026

نہ ہونے کی وجہ سے اجازت دیگئی کہ وہ گوشت استعمال کرلیں تاکہ انسان کی جان بچ جائے۔ لیکن اسلام حقیقت میں اہنسا کو بڑا مقدس ٹھہراتا ہے۔ میں ایک خاص بات کو ذکر کرتا ہوں جس سے آپ حضرات اندازہ کرلینگے کہ اسلام کس طرح اہنسا کو مقدس کام ٹھہراتا ہے۔ مکہ معظمہ جو مقدس مقام ہے اس کے اردگرد دور دور تک کسی جانور کو مارنا بالکل منع ہے اور سب جانتے ہیں کہ کسی مقدس جگہ یا مقدس دن میں کسی کام کو منع کیا جاتا ہے تو اس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ جس کام کو منع کیا گیا ہے وہ روح تقدس کیخلاف ہی۔ اور اگر کہیں جائز کیا گیا ہے تو وہ سخت ضرورت کی بنا پر جائز کیا گیا ہے ورنہ اصل تو یہی ہے کہ کسی کی جان کو نہ مارا جائے۔ یہ تو اسلام کی اصل روح ہے۔

رہا اہل مذاہب کا اپنے اپنے مذہب سے بڑھکر مبالغہ یا کمی زیادتی کرلینا۔ اس کا ذمہ وار کوئی مذہب نہیں ہوسکتا۔

یہ مضمون بہت اہم اور بہت تفصیل طلب ہے۔ اب میں ویدک دھرم اور اسلام کی مطابقت کے سلسلہ میں ایک مثال دیکر آپ کو بتاتا ہوں کہ کس طرح سے وید مقدس اور قرآن مجید متحد ہیں۔

سورہ فاتحہ کا مضمون وید و قرآن میں یکساں ہے

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ سورۂ فاتحہ قرآن مجید کی پہلی سورت ہے اور اسقدر اہم ہے کہ اس کا نام اُمّ الکتاب بھی رکھا گیا ہے اور ہر مسلمان ہر نماز میں اسے بار بار پڑھتا ہے۔ اس سورت مبارک میں جو مضمون بیان ہوا ہے وہ تمام کا تمام وید مقدس میں موجود ہے اور لطف یہ کہ طرزِ ادا بھی بالکل ملتا جلتا ہے۔ میں آیات سورۂ فاتحہ اور یجروید کے منتروں کا ترجمہ ساتھ ساتھ کرکے اس بات کو واضح کرتا ہوں :۔

سورۂ فاتحہ میں ہے الحمد للہ۔ سب تعریف خدا ہی کے لئے ہے وید میں فرمایا کہ ہم لوگ ہمیشہ اسی پرماتما کی حمد و ثنا کریں۔

(یجروید ۳/۱۳)

ربّ العٰلمین۔ وہ خدا سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔ وید میں ہے کہ وہ پرماتما ہی ہمارا پتا اور تمام کا پالنے والا ہے (۱۷/۲۷)

الرّحمٰن الرّحیم۔ پرماتما تمام کائنات کا پیدا کرنے والا۔ مکمل جلال والا سب سکھوں کا دینے والا ہے (۱/۱)

مالک یوم الدّین۔ یعنی جزا سزا دینے والا ہے۔ وید میں ہے کہ وہ تمام کرموں کا پھل دینے والا ہے؟ (۲/۵۲)

ایّاک نعبد۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ وید میں بالکل اسی لہجہ میں کہا ہے "ہم تیری ہی اُپاسنا کرتے ہیں اسے ہماری پوجا کے لائق پرمیشور" (۲/۵۲)

وایّاک نستعین۔ ہم تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ وید میں کہا ہے کہ "ہم اپنے تمام کاموں میں آپ سے سہائتا اور آپ کا سہارا چاہتے ہیں" (۱/۱)

اھدنا الصّراط المستقیم۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ وید میں ہے کہ "اے خالقِ کائنات! آپ ہمیں سیدھے راستہ پر چلائیں" (۲۹/۴۰)

صراط الّذین انعمت علیہم۔ اُن لوگوں کا راستہ جنہیں تو نے اپنی نعمتیں دی ہیں۔ وید میں ہے کہ آپ ہمیں سیدھے راستہ پر چلائیں جس پر چل کر آپکے صالح اور باعمل بندے رشتہم کے دکھوں سے نجات پاتے ہیں اور تیری نعمتوں کو حاصل کرتے ہیں۔ (۲۹/۴۰)

غیر المغضوب علیہم ولا الضّالّین۔ ان لوگوں کے راستے سے بچا جو تیرے غضب کے مستوجب اور گمراہ ہیں وید میں بھی یہی التجا کی گئی ہے کہ "ہمیں بھی ظالموں کے مخالفوں کو چھوڑ کر عالموں کے پاس جاویں یعنی علم حقیقت رکھنے والوں کیخلاف جو لوگ باطل اور گمراہ راستہ پر ہیں اُن کے پیچھے نہ چلوں۔

حضرات! آپنے دیکھ لیا کہ سورہ فاتحہ کا سارا مضمون کس طرح وید میں موجود ہے یہانتک کہ طرز ادا بھی یکساں ہے۔ یہ ایک مثال ہے۔ اس سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ قرآن و وید کس طرح ایک ہیں اتحاد مذاہب کا علم ایک بہت بڑا مفید علم ہے۔ اس پر بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ ادارۂ کوکب ہند بھی اس سلسلہ میں خدمت کر رہا ہے۔ آپ حضرات خوب جان سکتے ہیں کہ جب لوگوں میں یہ علم آجائیگا کہ جو کچھ ایک مقدس کتاب میں ہے وہی دوسری میں لکھا ہے تو ان کا غرور کم ہوجائیگا۔ تعصب کم ہوجائیگا اب وقت آگیا ہے سب کو چاہئے کہ ایک دل ہوجائیں اور ایک ہوکر رہیں۔ یہ لکچر کا مختصر سا خلاصہ ہے۔

اسکے بعد جناب صدر نے تقریر کی اور جلسہ بڑی شانتی اور خوشی کے ساتھ ختم ہوا۔

جلسۂ اتحادِ مذاہب

کمرشل ہائی اسکول دہلی میں

اِس جلسہ کا اشتہار بڑے پوسٹر کی صورت میں چسپاں کیا گیا اور بعض اخبارات دہلی میں بھی اعلان ہوا۔ ۲۹ دسمبر سوا سات بجے جلسہ شروع ہوا۔ صدر جلسہ مسٹر اے بٹ ایچ پی تھے۔ پروگرام کے مطابق کارروائی شروع ہوئی۔ پہلے پانچ مقدس مصلحین عالم کے حالات پر مضامین تھے جن کی ترتیب اس طرح تھی۔

مضامین		پڑھنے والے
مہاتما بدھ	..	جناب احمد یزدانی
حضرت مسیح	..	جناب ایس ایم علی
حضرت زرتشت	..	جناب ایس ایم حسن
سری کرشن	..	جناب ایم اے صمدانی
حضرت محمد	..	جناب عمر سبحانی

اِسکے بعد مُدیر کوکب ہند کا لکچر اتحاد ادیان یعنی اتحادِ مذاہب پر تھا جسمیں تمام پیغمبروں اور اوتاروں کی ایکتا۔ تمام کتابوں اور شریعتوں کی وحدت کو مفصل بیان کیا گیا۔ ظہور حضرت بہاء اللہ اور آپ کی تعلیمات کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا گیا اور بتایا گیا کہ بہائی جو اتحاد مذاہب کے لئے کوشش کرتے ہیں تو اسلئے نہیں کہ یہ عمدہ تجویز ہے بلکہ اس لئے کہ یہ آج کا دین ہے اور خدا کی تازہ تعلیمات سے۔ اتحاد مذاہب کی تعلیم بھی ایک اہم تعلیم ہے۔ بہائی اس تعلیم پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ اور ہر قسم کی خدمت کیلئے تیار ہیں وہ ایسا نہیں کر سکتے کہ وقتی جوش دکھا کر خاموش ہو جائیں بلکہ یہ حکم الٰہی اور دین حق ہے وہ اسے کبھی نہیں ترک کر سکتے۔ وہ دنیا میں اتحاد و اتفاق پھیلانے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔

آخر میں جناب صدر نے سوالات کی اجازت دی۔ مہاشہ لچھمن جی اڈیٹر ایڈ لیٹک مصنف کتب متعددہ اور خلیفہ ہری سنگھ جی نے سوالات کئے جن کے جوابات محبت کے ساتھ دیئے گئے۔

جلسہ خوشی اور محبت کی فضا میں ختم ہوا۔ متعدد اہل علم اشخاص بڑے شوق سے انجمن اتحاد مذاہب کے ارکان بننے کیلئے تیار ہو گئے۔

دہلی میں انجمن اتحادِ مذاہب

آج سب سے بڑھکر اسبات کو بیان کرنے کی ضرورت ہے کہ مختلف مذاہب اصول اور حقیقت میں ایک ہی ہیں۔ ایک ہی روشنی رنگا رنگ چمنیوں میں سے چمک رہی ہے۔ جو لوگ اصلی روشنی پر نظر رکھتے ہیں وہ ایکدل ہوتے ہیں اور جو لوگ چمنیوں کے رنگ دیکھنے میں محو ہیں وہ دوئی اور حیرت میں گرفتار ہیں ؎

حقیقت ایک ہے لیکن وہ رنگا رنگ ہوتی ہے
جو رکھتے ہیں حقیقت پر نظر وہ نیک ہوتے ہیں
جو ہوتے ہیں اسیر رنگ اُن میں جنگ ہوتی ہے
حقیقت ایک ہے جیسے یونہی وہ ایک ہوتے ہیں

ہم بڑی خوشی سے اطلاع دیتے ہیں کہ دہلی میں ایک انجمن اتحاد مذاہب قائم ہوئی ہے جسمیں ہر مذہب و ملت کے لوگ شریک ہو سکتے ہیں

©Afnan Library Trust, 2026

انجمن اتحاد مذاہب کا مقصد یہ ہے کہ مذہبی لڑائی جھگڑے ملک سے اُٹھ جائیں۔ سب مذہبوں کے لوگ روح مذہب یعنی محبت اور پریم سے مل کر رہیں۔ ایکدوسرے کے کام آئیں۔ وطن میں آرام و اطمینان ہو۔ ترقی کی راہیں وسیع ہوں۔

انجمن اتحادِ مذاہب کا کام

یہ ہوگا کہ ملک میں ایسا لٹریچر پھیلائے جسمیں تمام مذاہب کی خوبیاں دکھائی جائیں۔ سب کی مشترکہ تعلیمات پیش کیجائیں۔ تاکہ تعصبات کی آگ ٹھنڈی ہو جائے اور دلوں میں نفرت کی بجائے اُلفت و محبت جاگزیں ہو۔ اِس کام کے لئے جو صاحبان قدم آگے بڑھانا چاہتے ہیں وہ تیار ہو جائیں۔ کتابیں لکھ سکتے ہوں تو کتابیں لکھیں۔ چھوٹے چھوٹے مضامین لکھ سکتے ہیں تو لکھیں مجلسوں میں تقریریں کر کے اتحاد مذاہب کا کام کر سکتے ہوں تو اپنا نام رضاکاروں میں درج کرائیں۔ اور کسی طرح سے شرکت کرنا چاہتے ہوں تو اس سے بھی مطلع فرمائیں۔ کام کا وقت آگیا ہے

اے دوستو اُٹھو کہ یہی وقت کار ہے　　راہِ عمل درست ہے اور آشکار ہے

(سکریٹری اتحاد مذاہب معرفت کوکب ہند)

وحدت ادیان

جناب ایم اے صمدانی نے ۲۶ر دسمبر منعقدہ آریہ سماج مندر چاوڑی بازار دہلی میں پڑھا

معزّز سامعین! اِس مقام اور اِسی سٹیج پر بارہا بہائی لکچر ہو چکے ہیں۔ وہ احباب جو اس سے پیشتر بہائی لیکچر سُن چکے ہیں وہ اِس امر سے ناآشنا نہیں ہیں کہ بہائی سپیکر ہمیشہ اِس بات میں کوشاں رہتا ہے کہ مذہبی دنیا میں باہمی غلط فہمیوں کی وجہ سے جو منافرت بڑھ کر بُغض و عناد کی آتش سوزاں بن رہی ہے ٹھنڈی ہو جائے اور اہل عالم روح و ریحان۔ محبت۔ پریم اور شانتی سے زندگی بسر کریں۔ آج کے جلسہ میں بھی ہم اس موضوع پر کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

چونکہ خدا ایک ہے۔ حقیقت ایک ہے۔ اسلئے ذات و صفات الٰہی کے بیان میں آسمانی کتابیں ایک زبان ہیں۔ اِس مضمون میں وید بھگوان اور قرآن مجید سے یکساں بیانات دکھائے جائینگے جس سے معلوم ہو جائیگا کہ وید اور قرآن باہم کسقدر متحد ہیں۔ پس جب دو قوموں کی آسمانی کتابیں باہم متحد ہیں تو ان قوموں کو بھی اتفاق و اتحاد سے رہنا چاہئے۔ امید ہے کہ حقیقت شناس احباب سچائی کے بھید کو پاکر لڑائی جھگڑے سے نجات پائینگے۔ اور جسمانی و روحانی ترقی میں قدم آگے بڑھائینگے

(۱)

حمد و ثنا

قرآن مجید۔ اِس محبوب موجودات کی حمد میں فرقانِ حمید عربی زبان میں فرماتا ہے:۔ یسبح للہ ما فی السمٰوات وما فی الارض یعنی تمام بلندیوں اور پستیوں کے رہنے والے اسکی حمدِ پاک میں لگے ہوتے ہیں۔ (سورہ جمعہ آیت اوّل)

وید مقدس۔ اسی طرح وید مقدس فرماتا ہے کہ "تمام کائنات اسکی مہما گا رہی ہے۔ (ملاحظہ ہو یجر وید ادھیائے ۲۵۔ منتر ۱۳)

۲۔ اسی مضمون کو قرآن مجید نے دوسری جگہ بدیں الفاظ ادا کیا ہے

وان من شیءٍ الا یسبح بحمدہٖ　(سورہ بنی اسرائیل آیت ۴۶)

اور وید بھگوان تاکیداً یوں فرماتا ہے۔

اے انسانو! دل و جان سے اسکی حمد و ثنا کرو۔ (ملاحظہ ہو یجروید ادھیائے ۱۴۔ منتر ۲۲)

۳۔ قرآن کریم میں اس قابلِ ستایش خالق کی یاد کا یوں حکم دیا ہے

©Afnan Library Trust, 2026

سبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب
سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے خدا کی پاک حمد کرتے رہو۔
(سورۂ ق آیت ۳۹)

وید مقدس میں یہی حکم ایک دوسری جگہ اسطرح درج ہے :۔
اے انسانو! تم سب اس پرماتما کی تہ دل سے حمد و ثنا کرو۔
دوران صبح کے وقت اسی کی اپاسنا کرتے ہیں۔
(ملاحظہ ہو یجروید ادھیائے ۱۴/۲۹ منتر ۲۸/۲۹)

(۴) فرقان حمید ایک دوسری جگہ فرماتا ہے :۔
یاایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم (سورۂ بقر آیت ۲۹)

جسکا ترجمہ بالفاظ یجروید ادھیائے ۱۴ منتر ۲۹ یہ ہے :۔
اے انسانو! تم اسی پرماتما کی دل و جان سے حمد و ثنا کرو جس نے تمہاری رکھشا کرنے والے بزرگوں کو پیدا کیا۔

۲
عبادت یا پوجا

(۵) اسی معبود حقیقی کے بارے میں قرآن مجید فرماتا ہے :۔
ذٰلکم اللہ ربکم لا الٰہ الا ھو خالق کل شیء فاعبدوہ
(ملاحظہ ہو سورۃ الانعام آیت ۱۰۲)

وہ اس کائنات کا رچنے والا اور پرورش کرنے والا ہے۔ وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ ہمکو اسی سکھ دینے والے نور کل پرماتما کی عبادت کرنی چاہیئے۔

بعینہٖ یہی مضمون یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۴ میں بدیں الفاظ درج ہے۔ وہی سب کا خالق اور سب کی پوجا اور جاننے کے لائق ہے۔

۶۔ قرآن مجید خالق حقیقی کو معبود یکتا بتا کر اسکے ماسوا کی پوجا سے بدیں الفاظ منع فرماتا ہے :۔
لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن۔ تم نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو۔ اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے انکو پیدا کیا۔ (حٰمٓ السجدہ آیت ۳۶)
وید مقدس بھی سورج کو مخلوق ٹھہراتا ہوا خالق کو پوجا کے لائق بتاتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے :۔
انسانو! پرماتما سب کی رکھشا کرتے ہیں۔ سورج کی روشنی اسی سے قائم ہے۔ وہی پوجا کے لائق ہے۔ میں اس جگدیشور کو اپنے دھیان میں پکارتا ہوں۔ وہی ستنیہ گیان کا دینے والا ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ (یجروید ادھیائے ۳۳ منتر ۱۰)

۳
تجلّیات

(۷) اس نور حقیقی کو قرآن مجید زمین و آسمان کا نور بتاتا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے :۔ اللہ نور السمٰوات والارض (النور ۳۵)

جسکا ترجمہ بالفاظ یجروید ادھیائے ۵۔ منتر ۳۵ یہ ہے "اسی آفتاب تجلی کی روشنی سے یہ سارا عالم جگمگا رہا ہے۔"

(۸) فرقان حمید نور حقیقی کی تعریف میں فرماتا ہے :۔
ھو الذی جعل الشمس ضیاءً والقمر نورًا (یعنی) وہ ہے جس نے سورج کو روشنی اور چاند کو نور بنایا (سورۂ یونس آیت ۵)

یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۳ میں اسی مضمون کو بدیں الفاظ بیان کیا گیا ہے "چاند سورج۔ اور کل ستارے اُس کی قدرت کے روشن چراغ ہیں"

(۹) سورج کی گردشِ محوری کے متعلق فرمایا :۔
والشمس تجری لمستقرٍ لھا ذٰلک تقدیر العزیز العلیم
اُس غالب دانا کے تقرر سے آفتاب اپنے محور میں چکر لگا رہا ہے۔ (سورۂ یٰسین آیت ۳۸)

یہی مضمون یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۲۴ میں یوں بیان ہوا ہے "یہ جو دھوئیں کی مانند سورج منڈل ہیں جو روشن اور تیزی سے گردش کرنے والے ہیں وہ ان تمام سورج منڈلوں کو دھارن کرتا اور روشنی دیتا ہے"۔

(۱۰) اُس منعم حقیقی کی شان میں قرآن مجید فرماتا ہے :۔
یسئلہ من فی السمٰوات والارض کل یوم ھو فی شان ۝ (سورۂ الرحمٰن آیت ۲۹)
یعنی جو آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ خدا ہی سے مانگتے ہیں وہ ہر روز ایک نئی شان دکھاتا ہے۔

©Afnan Library Trust, 2026

یہی مضمون وید مقدس میں اس طرح بیان ہوا ہے :-
"وہ آتما کا بھی آتما ہے۔ وہ سب کے آتماؤں میں وچرتا ہے
اور مختلف ظہوروں میں اپنا جلوہ دکھاتا ہے"
(ملاحظہ ہو یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۱۹)

۴

تقدیس

(۱۱) جذباتِ عشق سے معمور ہستیوں کے جذبات کی ترجمانی
فرقانِ حمید میں بدیں الفاظ مذکور ہے :-

وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ

(اے پرماتما) ہم تیری تعریف کی مالا جپتے ہیں اور تیری تقدیس
بیان کرتے ہیں۔ (سورۃ البقر آیت ۳۰)

ٹھیک ایسے ہی جذباتِ محبت پیدا کرنے کا وید مقدس میں
یوں حکم دیتا ہے۔ "پرماتما جیوتی سروپ (متجلی بالذات) ہے
سب کا رکھشک (محافظ) ہے۔ ابناشی (لازوال) ہے سرویاپک
ہے ہم زبان سے اسکی تقدیس کریں" (یجروید ادھیائے ۴ منتر ۱۷)

(۱۲) فرقانِ حمید میں زبانِ حقیقت کا اعلان یوں مذکور ہے

وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْر

اور یقیناً اللہ ہی برتر اور بزرگتر ہے۔ (سورۂ لقمان آیت ۲۹)

وید مقدس اِسی بیان کو اپنے الفاظ میں یوں بیان فرماتا ہے
"اے انسانو! وہ جو ان تمام سورج وغیرہ منور کروں اور زمین
وغیرہ خاکی کروں سے اوپر ہے وہ جو عالموں فاضلوں
اور ان پڑھوں کے علم و عقل سے بھی اوپر ہے وہ پرانوں کا بھی
پران ہے جس میں تمام پدارتھ قائم ہیں جسکو پورن ودوان
(عارف کامل لوگ) گیان چکشو (چشم معرفت) سے دیکھتے ہیں
وہی برہم خدا سے برتر ہے۔ (ملاحظہ ہو یجروید ادھیائے ۱۷ منتر ۱۹)

(۱۳) فرقانِ حمید میں فرمایا :-

اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْط

آگاہ ہو جاؤ کہ یقیناً وہ ہر شے پر محیط ہے۔
(حٰم السجدہ آیت ۵۴)

وید مقدس فرماتا ہے :-
"سب جگہ بھرپور ہے" (یجروید ادھیائے ۴ منتر ۴)
"اگر کائنات کا محافظ ہوتا ہوا بھی سب سے الگ
جلوہ گر ہے" (یجروید ادھیائے ۳۰ منتر ۴)

(۱۴) فرقانِ حمید فرماتا ہے

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ (الشوریٰ آیت ۱۰)

اُس کی مانند کوئی شئی نہیں۔

"وید مقدس فرماتا ہے :- وہ مادی چیزوں کے پیچھے
دوڑنے والی اندریوں (حواس) سے بالاتر ہے۔
(یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۴)

(۱۵) فرقانِ حمید میں فرماتا ہے :-

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْکُمْ وَلٰکِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ○

وہ انسان کی جان سے زیادہ قریب ہے مگر پھر نادیدہ ہے۔
وید مقدس فرماتا ہے۔ وہ جیو سے قطعی علیحدہ سب میں پرا جان
ہوکر سب میں موجود ہے۔ (یجروید ادھیائے ۱۷ منتر ۳۱)

(۱۶) فرقانِ حمید اُس ہستی غیر مرئی کے بارے میں فرماتا ہے :-

لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ (اُسکو آنکھیں نہیں
پاسکتیں) (الانعام آیت ۱۰۳)

وید مقدس فرماتا ہے۔ "اسکو آنکھ وغیرہ اندریاں نہیں
دیکھ سکتیں" (یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۴)

(۱۷) شہیدانِ تقدیسِ الٰہی کے بارہ میں قرآنِ کریم فرماتا ہے :-
اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ "وہ خدا کے نزدیک زندہ ہیں۔
(سورۂ آل عمران آیت ۱۶۸)

وید مقدس سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔ فرمایا :-
اُسی کو جان کر تم موت کے پنجے سے چھٹکارا پاسکتے ہو۔
(یجروید ادھیائے ۳۱۔ آیت ۱۸)

۵

تخلیق

(۱۸)
تخلیقِ عالم کے بارہ میں فرقانِ حمید فرماتا ہے :-

اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ

اللہ ہر ایک چیز کو پیدا کرنے والا ہے
(سورۃ الزمر آیت ۶۱)
پرماتما جاہ و جلال کے مالک ہیں۔ تمام عالموں اور بوقلموں کائنات کے خالق ہیں" دیجر وید ادھیاہ ۵ منتر ۳۵)

(۱۹) قرآن حمید فرماتا ہے :-
قُل ھُوَالَّذِی اَنشَاَکُم وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمعَ وَالاَبصَارَ وَالاَفئِدَہ۔ کہدو کہ اُسی نے تمہیں پیدا کر کے تمہارے کان، آنکھیں اور دل بنائے ہیں۔ بیشک وہی تمام متنفّسوں میں احساسات پیدا کرنے والا ہے"
(سورۂ ملک آیت ۲۲)
ویدبھگوان فرماتا ہے :-
"اے انسانو! پرماتما ہی گرہن کے لائق ہے۔ وہ عقلِ کُل ہے۔ تمام کائنات کا پیدا کرنیوالا ہے"
"تمام حواس وقوٰی بھی اُسی نے پیدا کئے ہیں"
(یجروید ادھیائے ۱۱/۱۲ منتر ۶/۳)

ھمارا پیام

معزز حاضرین! آپ نے دیکھا کہ دونوں الہامی کتابیں قرآن مجید اور وید مقدس میں باوجود بُعدِ زمانی و مکانی ہونے کے کس قدر اتحاد و یگانگت پائی جاتی ہے۔ لہٰذا لازم ہے کہ جسطرح قرآن مجید وید بھگوان کی تائید اور وید بھگوان قرآن مجید کی تصدیق کر رہے ہیں۔ اسی طرح ویدک دھرمی اور اسلامی جماعتیں ایکدوسرے کی تائید کریں۔ اُس ایک اور حقیقی سرچشمہ حقیقت پر نظر رکھیں جہاں سے وید اور قرآن ظاہر ہوئے۔ الفاظ کی جنگ ختم کر دیں۔ دلوں کی کدورتوں کو دھو ڈالیں۔ مسلمان وید بھگوان کی اور ویدک دھرمی قرآن مجید کی عظمت کریں۔ باہم گلے مل جائیں۔ بغلگیر ہو جائیں۔ نفرت کو ہٹا دیں۔ محبت والفت کے نقش دلوں پر جمائیں۔ تنگدلی کا تاریک راستہ چھوڑ کر وسعتِ قلبی، بے تعصبی، رواداری، اتحاد و احترام کی کشادہ راہوں پر چلیں۔ خدا کے بارے میں جھگڑا کیسا۔ وہی ہمارا رب اور تمہارا رب ہے۔ ہم تم یہ وہ سب اُسی کے بندے ہیں۔ ہمیں ایک باپ کی اولاد کی طرح سچے دل سے بھائی بھائی بن کر رہنا چاہیے۔ والسلام

اوم شانتی شانتی

نوٹ :- اس مضمون کو بہت بڑے وسیع پیمانے پر بیان کیا جا سکتا ہے مگر قلتِ وقت کا لحاظ رکھتے ہوئے اسی پر کفایت کیگئی ہے۔

"صمدانی"

اسامی معاونین معزز حظیرۃ القدس کراچی
(فقرۂ ثالث)

آنہ - روپیہ
۹ - جناب اردشیر جوانمرد از بمبئی
۹ - جناب شہریار ماہیار "
۳۰ - جناب خرسند سروش فروغی از کراچی
۳ - جناب عثمان غنی از آگرہ
۹ - جناب فریدون جوانمردی " کراچی
۹ - جناب رستم سندگار "
۵۰ - جناب اردشیر رستم کوچہ بیگی از حیدرآباد
۲۵ - جناب ہرمزد ہرمز دیاران از کوئٹہ
۲۵ - محترمہ سیمندخت بہمنی "
۱۰ - جناب آقا علی محمد افشار "

از صنادیق خیریہ منصوبہ در دکاکین احبای کراچی
در ماہ نومبر و دسمبر

آنہ روپیہ
۱۰ ۱۶ جناب شہریار رستم یزدانی و شرکاء کراچی
۴ - ۱۱ استاد شہریار راستی و خورسند فروغی "
۹ ۶ جناب شہریار وفادار بہشتی و شرکاء "
۴ ۱۴ پسران جناب سہراب مالی جہانگیر و اردشیر و رستم "
۰ ۷ - جناب جمشید سلامت مالی و شرکاء "
۴ ۱۰ - آقایان جمشید و اردشیر جمشیدی "
۰ ۱۵ - اسفندیار بختیاری و شرکاء "

©Afnan Library Trust, 2026

کلامِ حق و ظہورِ حق کو پہچاننے کا طریق

ترجمہ از کتاب حجج البہیہ مصنفہ حضرت علامہ ابوالفضائل گلپائیگانی

یہ مسلّم ہے کہ دنیا میں ہمیشہ روشنی اور تاریکی رہی ہے۔ حق اور باطل پائے جاتے رہے ہیں سچے اور جھوٹے ہوتے رہے ہیں۔ ہدایت کرنے والے اور گمراہی پھیلانے والے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ہمیشہ ندائے ربانی اور صدائے شیطانی بلند ہوتی رہی ہے اور یہ قیاس غلط نہ ہوگا کہ آئندہ بھی یہ دونوں باتیں ہوتی رہیں گی۔ بالفاظ صریح زمانہ گذشتہ میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں جنہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ حکم الٰہی سے ظاہر ہوئے اور یہ کہ وہ منجانب اللہ اور برحق ہیں اور فی الحقیقت و یقینی یہ لوگ راستباز تھے۔ پھر اسی قسم کا دعویٰ کرنیوالے بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے دعوے میں جھوٹے تھے اور اُنکے خیالات گمراہ کُن تھے۔

چونکہ نور و ظلمت حق و باطل کھرے اور کھوٹے دونوں ہمارے سامنے آتے ہیں اسلئے دونوں میں امتیاز کی بڑی ضرورت ہے۔ حق و باطل کا فرق اور کھرے کھوٹے کی پہچان اسقدر ضروری امر ہے کہ اس کے بغیر زندگی بیکار بلکہ مصیبت ہو جاتی ہے۔ اسلئے ہمیں ایسے دلائل جاننے کی ضرورت ہے جو حقانیت کی شناخت کے لئے صحیح دلائل ہوں۔ ہمیں ایسی بُرہان اور حجت کی ضرورت ہے جس سے ہم حق و باطل میں کُھلا فرق کر لیں۔ اور ہدایت و ضلالت کو صاف صاف جدا کر دیں۔ تاکہ ندائے الٰہی کو قبول کر کے زندگی میں کامیاب ہوں اور شیطانی صداؤں کے فریب میں آکر برباد نہ ہوں اور حق و باطل کے معیار سے صدق و کذب معلوم ہو جائے۔ سب لوگوں پر حجتِ حق پوری ہو جائے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مظاہر امر اللہ سب کے سب

ایک ہی حقیقت کے مظاہر ہوتے ہیں وہ سب اپنی یگانگت میں ایسے ایک ہوتے ہیں گویا کہ وہ سب ایک ہی انسان اور ایک ہی نفس ہیں۔ اُن کا سب سے پہلا اور سب سے آخر اور اُن کا اگلا فرد اور پچھلا بعینہ ایک ہوتا ہے۔ ان کا باہمی امتیاز ظہورِ صفات اور شانِ تجلّی کے امتیاز سے ہی ہوتا ہے۔ لیکن وہ اپنی حقیقت میں ایک ہی ہوتے ہیں۔ اسلئے اُنکی شناخت کا طریقہ اور اُن کی حقانیت کی بُرہان اور اُنکے صدقِ دعویٰ کی دلیل اور اُن کے اثبات کلام کی حجت ایک ہی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ یہ علامات و نشانات اور دلائل و بیّنات انہیں صفاتِ الٰہیہ کے آثار ہوتے ہیں جو مظاہر مقدسہ میں جلوہ گر ہوتی ہیں۔ وہ خورشید حقیقت کی کرنیں ہوتی ہیں جو ہمیشہ سے ایک ہی ہے اور ایک ہی رہے گا۔ ہٰذا اس آفتاب کی کرنیں بھی باہم ایک اور ہمرنگ اور ملی جُلی ہونی چاہیئیں۔ ہاں جسقدر کہ ظہور مرکز منتہیٰ سے زیادہ قریب ہوتا جاتا ہے یعنی قیامت کبریٰ کے پاس آتا جاتا ہے تو یہ کرنیں اپنی روشنی اور چمک دمک زیادہ دکھاتی جاتی ہیں۔ اور یہ دلائل و براہین زیادہ نمایاں اور زیادہ قوی ہوتے جاتے ہیں۔ کیونکہ قانونِ ارتقاء کا یہی اقتضا ہے۔

جو لوگ ادیانِ سابقہ کی حقانیت کے دلائل پر غور و خوض کرتے رہتے ہیں۔ اُن کے نزدیک یہ باتیں بالکل صاف اور ناقابلِ انکار ہیں محققین ان باتوں کو جس قدر سوچینگے اُسی قدر اس بیان کی تائید کرتے جائینگے۔

ہم کہہ چکے ہیں کہ یہ دلائل و براہین حقیقت میں اُن صفاتِ الٰہی کے آثار و نشان ہیں جو مظاہر امر اللہ میں جلوہ گر ہوتی ہیں

اور یہ وہ کرنیں ہیں جو آفتاب حقیقت سے نکلتی ہیں۔ اس لئے یہ دلائل صرف چند باتوں میں ہی محدود نہیں ہیں۔ تاہم زیادہ نمایاں اور زیادہ مشہور پہلو چار ہیں جنہیں اہل ادیان نے حجت کامل کے طور پر بیان کیا ہے اور انہیں ہمیشہ دنیا کے سامنے اتمامِ حجت کے لئے پیش کرتے رہے ہیں۔ وہ چار قسم کے براہین یہ ہیں:-

(۱) وحی آسمانی۔ (۲) دلیل عقلی

(۳) معجزات (۴) بشارات

مختصر طور پر ان میں سے ہر ایک پر ہم بحث کرتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ اِن براہین سے مظہر امر اللہ کی حقانیت کس طرح ثابت ہوتی ہے۔

برہانِ اوّل

وحی آسمانی یا کلام الہیٰ وہ معانی ہیں جو اُس روح مقدس خداوندی کے ذریعہ مظہرِ امر اللہ کے قلب پر نازل ہوتی ہیں جو اُس مظہر میں جلوہ گر ہے۔ پھر اُس مظہر کی زبان سے کلمات کی شکل میں نمودار ہوتی ہیں۔ اور اُس کے نطق و بیان سے قالبِ الفاظ میں ڈھل کر نکلتی ہیں۔

اس تعریف سے ظاہر ہو گیا کہ کلمات الہیہ اور آیات کتابیہ ہی خدا کا سب سے پہلا فیض ہے جو سرچشمہ رحمانیت سے جاری ہوتا ہے اور یہی سب سے بڑی بخشش و عنایت ہے جو حقائق انسانی کو عطا کیجاتی ہے

یہی وہ آسمانی بارش ہوتی ہے جو مقدس ہستیوں کے بادلوں سے برستی ہے اور جب وہ برستی ہے تو دُنیا از سرِ نو جوان اور تازہ ہو جاتی ہے۔ یہی آفتابِ حقیقت کی وہ کرنیں ہیں جو مقدس مشرقوں سے نمودار ہوتی ہیں اور جب وہ نمودار ہوتی ہیں تو جہالت کے اندھیرے اور وہموں کی تاریکیاں دور ہو جاتی ہیں۔ یہی موسمِ بہار ظہور کے خوشگوار جھونکے اور صبح لنشور کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں ہوتی ہیں۔ جب وہ چلتی ہیں تو تمام دنیا میں خوشبوئے عرفان کی مہک پھیل جاتی ہے۔ بشر لعیتوں اور دینوں میں نئی روحِ حیات پھونکدیجاتی ہے۔ یہی وہ نہریں ہیں جو روحانیت کے خوش منظر چمن میں حکمتِ ربانی کے سرچشمہ سے بہتی ہیں۔ اور جب وہ بہتی ہیں وحشت اور بد تہذیبی کے میل کچیل دور ہو جاتے ہیں۔ اور تہذیب و تمدن کی خوبیاں ظاہر ہوتی ہیں۔

کلام الہیٰ دیگر تمام دلائل و براہین سے نہایت بہتر و روشن تر مقام رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ باقی رہتا ہے اور ہر قریب و بعید کے لئے اُس کا حاصل کر لینا آسان ہوتا ہے۔ بخلاف عجائب و معجزات کے۔ کیونکہ وہ جاتے رہتے ہیں۔ اور دور کے ملکوں اور شہروں میں اُن کا بھیج دینا غیر ممکن ہے۔ نیز یہ کہ کلام الہیٰ تمام چیزوں سے اعلیٰ اور اشرف ہے۔ وہی اشرفِ خلق یعنی اہل علم کے لئے حجت بنتا ہے۔ کیونکہ اس جہان میں علم سے اعلیٰ اور اشرف کوئی چیز نہیں۔ یہ علم کا خزانہ کتاب ہوتی ہے۔ اس لئے کتاب الہیٰ ہی سب سے بہترین اور بزرگترین حجت ہے۔ کتاب الہیٰ سے ہی تعلیم و تربیت کے فوائد اور شریعت و قانون کے وہ اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ جو قبائل کو روشن کر دیتے ہیں۔ قوموں کو مہذب بنا دیتے ہیں۔ سوسائیٹی کی حفاظت کرتے ہیں۔ دنیا میں صحیح تمدن قائم کرتے ہیں۔

یہود کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے دریا کو چیر دیا نہر کو سکھا دیا۔ اور ڈنڈے کو دوڑتا ہوا سانپ بنا دیا اور یدِ بیضا وغیرہ جیسی بڑی بڑی نشانیاں دکھا دیں۔ عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح نے مُردے زندہ کئے۔ اندھوں اور کوڑھیوں کو چنگا کیا۔ لیکن ظاہر ہے کہ تورات و انجیل کے مقابلے میں یہ باتیں کیا حیثیت رکھتی ہیں۔ کیونکہ بالفرض اگر یہ معجزے ظاہری معنی میں تسلیم بھی کر لئے جائیں تو بھی سوائے معدودے چند نفوس کے سب لوگوں نے انہیں نہیں دیکھا اور تورات و انجیل آج تک اپنی شان و شوکت دکھا رہی ہے اور اُن کی روشنی آج تک چمک رہی ہے اور اُن کے نغمے دنیا میں ہر طرف بلند ہیں۔ اور اُن کی بشارات سارے جہان میں سُنائی جاتی ہیں۔ اور اس قدر زمانہ طویل گذرنے کے باوجود آج تک تمام ملکوں میں پڑھنے والے ان کتب مقدسہ کو پڑھ رہے ہیں اور سُننے والے سُن رہے ہیں۔ اور فائدہ اُٹھانے والے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ اور اُن سے بصیرتیں روشن اور نگاہیں تیز ہوتی ہیں۔ اخلاق درست ہوتے ہیں۔ نفوس زندہ ہوتے ہیں۔ سینے کھُل جاتے ہیں۔

©Afnan Library Trust, 2026

کلامِ الٰہی کی پہچان اور خصوصیت یہ نہیں ہے کہ وہ فصاحت و بلاغت میں لوگوں کے کلام سے برتر ہوتا ہے جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ اور خدا کے کلام کی پہچان پرانی تاریخ و آثار اور بوسیدہ قوموں کے نشانات سے حاصل نہیں ہوتی جیسا کہ ایک گروہ کا خیال ہے اور نہ اس طریقہ سے کوئی کتاب خدا کا کلام ثابت ہوتی ہے کہ وہ باپ دادا اور بزرگوں سے موروثی عقیدت میں ملی ہے اور تقلیدی طور پر اس سے دل مطمئن ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ بہت لوگوں کے حالات اور خیالات اس کے گواہ ہیں۔ کیونکہ ان سب باتوں میں دو خرابیاں ہیں۔ ایک تو یہ کہ حجت اور دلیل کسی ایسی پوشیدہ علامت سے وابستہ ہوتی ہے جسے اکثر قومیں نہیں جان سکتیں۔ اور تمام اہل عالم کے لئے حجت کامل و بالغ نہیں ہوتی۔ یا دوسری خرابی ان باتوں میں یہ ہوتی ہے کہ یہ محض اندھی تقلید پر مبنی ہوتی ہیں جن پر اہل عقل ہرگز اعتماد نہیں کر سکتے۔

اہل بہاء کلام الٰہی کو ان نشانات سے پہچانتے ہیں کہ وہ اپنی زبردست تاثیر سے لوگوں کو ہدایت کرنے میں کامیاب ہوتا ہے۔ دلوں کو روشن کر دیتا ہے۔ قوموں کو نئی زندگی بخشتا ہے۔ جماعتوں کو تہذیب و اخلاق سکھا دیتا ہے اور ایک نئی امت پیدا کر دیتا ہے جو مستقل اور ترقی کرنیوالی ہوتی ہے۔ ایک نئی شریعت جاری کرتا ہے جو مضبوط و مستحکم ہوتی ہے جو جماعتیں اس کلام الٰہی کا مقابلہ کرتی ہیں وہ ان کو مغلوب و مقہور کر دیتا ہے اور تمام ظالموں اور ستمگاروں اور روکنے والوں پر غالب آجاتا ہے۔ اس چیز کو اہل بہاء اپنی اصطلاح میں خلاقیت اور قاہریت کہتے ہیں۔ اور اس کے ذریعہ خدا کی نازل کردہ آیات اور انسان کے خود ساختہ کلمات میں فرق و امتیاز کر لیتے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ رسولوں کا بھیجنا اور نبیوں کا مبعوث کرنا، نئی شریعت قائم کرنا اور نئے قوانین جاری کرنا اسی لئے ہوتا ہے کہ لوگ ہدایت پائیں اور دلوں کی بیماریاں دور کر دی جائیں جیسے علم طب اور اس کے قوانین کا مقصد امراض جسمانی کا علاج اور حفظان صحت ہے۔ جب ایک طبیب بیماروں کا علاج کر کے انہیں اچھا کر دے تو اس کے نسخہ کی خوبی اور اس طبیب کی حذاقت ثابت ہو جاتی ہے۔

اسی طرح جب کوئی رسول برپا ہوتا ہے اور خدا کی طرف سے کتاب لاتا ہے اور اس کے ذریعہ لوگ ہدایت پاتے ہیں۔ دلوں کو نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ شرک توحید سے اور کفر ایمان سے بدل جاتا ہے۔ اس پیغمبر سے لوگوں کا عناد جاتا رہتا ہے اور یقین آجاتا ہے۔ جہالت مٹ جاتی ہے۔ علم و حکمت کی اشاعت ہوتی ہے۔ جور و جفا کی بجائے الفت و محبت پھیلتی ہے آخرکار وہ پیغمبر ایک نئی مستقل ترقی کرنے والی امت اور ایک شائستہ راہِ راست پر لانے والی شریعت قائم کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو پھر اسمیں کچھ شک نہیں رہتا کہ یہ کتاب خدا کی کتاب ہے اور اس پیغمبر کی شریعت خدا کی شریعت ہے اور یہ پیغمبر جس پر کلام الٰہی نازل ہوا خدا کے حکم سے برپا ہوا۔ روح خداوندی سے موئید و منصور ہے۔ کیونکہ لوگوں کو راہِ ہدایت پر لانا ایک ایسی صفت ہے جو باثر ہادی کے عمل سے وابستہ ہے اور اس کے اثر کا ثبوت جیسا کہ بیماروں کا علاج کرنا مریضوں کو اچھا کرنا اور صحت کو محفوظ رکھنا عوارض کو ٹھیک کرنا ایسی صفت ہے جو طب جاننے سے وابستہ ہے اور طبیب کے دعویٰ کو ثابت کرتی ہے اور اسی باریک نکتہ کی طرف حضرت مسیح کا یہ قول اشارہ کرتا ہے جو انجیل متی باب ۱۲ میں ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ کیونکہ فی الحقیقت سرچشمہ کذب و فساد سے صداقت و اصلاح کا ظہور نہیں ہو سکتا اور ضلالت اور گمراہی کا درخت سعادت و ہدایت کے پھل نہیں دے سکتا۔ تورات مقدس کتاب استثناء باب ۱۸ میں خدا تعالیٰ سچے اور جھوٹے پیغمبروں کے ظاہر ہونے کی خبر دیکر صادق اور کاذب کی پہچان کے لئے ایک یقینی میزان یہی بیان کرتا ہے کہ جھوٹے نبی کے کلام میں تاثیر نہیں ہوتی۔ وہ لوگوں کو ہدایت نہیں دے سکتا۔ دلوں کو منور نہیں کر سکتا۔ امتوں کو برپا نہیں کر سکتا۔ قوموں کو مہذب نہیں بنا سکتا۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر تو اپنے دل میں کہے کہ ہم کس طرح پہچانیں کہ یہ کلمہ خدا نے نہیں کہی ہیں۔ سو اسطرح کر یہ نبی جو کچھ خدا کے نام سے کہے اور ویسا ہی ظاہر اور پورا نہ ہو تو وہ بات خدا نے نہیں کہی بلکہ نبی نے اپنی غلطی سے کہی ہے تو اس سے مت ڈر۔"

ملاحظہ ہو کہ خدائے تعالیٰ نے صادق اور کاذب میں فرق کرنے والی صحیح میزان یہی مقرر کی ہے۔ کاذب کی باتیں نافذ

©Afnan Library Trust, 2026

و جاری نہ ہونگی اور کلام باطل کچھ اثر نہ دکھائیگا۔ اس آیت میں آئندہ کی خبریں مُراد نہیں ہیں جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کیونکہ اس صورت میں لازم آتا ہے کہ لوگ اِن خبروں کے واقع ہونے تک صادق اور کاذب میں تمیز کرنے کے قابل نہ ہو سکینگے اور ایک صادق سے کہہ سکینگے کہ جبتک تمہاری پیشگوئیاں پوری نہ ہوں ہم تمہیں صادق سمجھنے میں معذور ہیں اور اسی طرح ایک کاذب مُدعی کو موقع ملیگا کہ جبتک اُسکی پیشگوئیوں کا عدم وقوع بالکل ثابت نہ ہو جائے تب تک وہ اپنے دعوے میں حق بجانب سمجھا جائے۔ اور لوگ اُسے کاذب کہنے کی جرائت نہ کریں۔

پس یہ کیا میزان ہوئی جس میں اِسوقت تولا جاتا ہے تو صحیح وزن نہیں معلوم ہو سکتا۔ بلکہ ایک نامعلوم وقت پر وزن معلوم ہونے کا خیال باندھا جاتا ہے۔ اِس میزان سے کچھ بھی فائدہ نہیں نہ تو اِس سے کوئی دین سچا ثابت ہو سکتا ہے اور نہ اِس سے کوئی حجت و بُرہان قائم ہوتی ہے۔ پس نفوذ اور غلبہ ہی فارق اور میزان ہیں۔ اور کلام الٰہی کو کلام بشر سے ممتاز کرنے کے لیے کُھلی نشانی ہیں۔ یہانتک کہ سب سے پہلا انسان جو نبی صادق پر ایمان لاتا ہے وہ اگر اپنے اندر اُس پیغمبر کی ہدایت کا اثر اور اُس کے کلام کا غلبہ اور نفوذ محسوس نہ کرے تو ہرگز اُس پر ایمان نہ لائے اور اُس کے سامنے سرِ تسلیم نہ جُھکائے۔

تورات کی اس آیت مبارکہ میں نفوذ ہدایت اور اثر کلام کو خدا تعالیٰ نے دلیل ٹھہرایا ہے اور فصاحت و بلاغت کو نشانِ امتیاز نہیں بتایا اور نہ معجزے کو حق و باطل کی پہچان قرار دیا ہے اور نہ تاریخی آثار کو ذریعہ ثبوت بتایا ہے۔

اگر اُن حالات پر غور کیا جائے جو حضرت موسیٰ سے پہلے بنی اسرائیل پر آرہے تھے وہ کس قدر ذلت اور خواری میں مبتلا تھے کیسی غلامی اور رسوائی میں پھنسے ہوئے تھے۔ لیکن ظہور موسوی اور نزولِ تورات کے بعد اُن کے حالات بدل گئے۔ اُن کے خیالات بدل گئے اور وہ کچھ سے کچھ ہو گئے۔

سلطنت اور حکومت اُن کے ہاتھوں میں آگئی۔ وہ قوموں میں سربرآوردہ اور دُنیا کے پیشوا ہو گئے۔ حالانکہ اِس سے پہلے وہ غلام اور ذلیل تھے۔ جہالت میں مبتلا تھے لیکن روشن خیال آزاد اور ترقی یافتہ ہو گئے۔ اِن واقعات سے کلام الٰہی کی تاثیر معلوم اور ثابت ہو گئی ہے کہ وہ کس طرح قوموں کو تاریکیوں سے روشنی میں لے آتا ہے اور موت کے پنجے سے چُھڑا کر زندگی کی فضا میں پہنچا دیتا ہے۔ جہالت اور بدتہذیبی کے دلدل سے نکالکر علم اور شائستگی کے مقام پر پہنچا دیتا ہے۔

مشرق و مغرب کی تمام قومیں جو آسمانی شریعتوں کے سایہ میں برپا ہوئی ہیں اپنی زبانِ حال و مقال سے ہمارے اِس بیان کی تائید کر رہی ہیں کہ جب عنایتِ الٰہی کی بدلیوں سے وحی کی بارشیں اُن پر برسیں تو اُن میں کیا کیا تاثیرات دکھائیں۔ اگر آپ ماضی کے واقعات پر گہری نظر ڈالیں تو ہمارے اس بیان کو مجسم واقعات کی شکل میں دیکھیں گے۔ اِس حقیقت کی طرف وہ کلامِ الٰہی اشارہ کرتا ہے جو کتاب اشعیا باب ۵۵ میں یوں نازل ہوا۔

"خداوند کہتا ہے میرے خیال تمہارے سے خیال نہیں اور نہ تمہاری راہیں میری راہیں ہیں۔ کیونکہ جسقدر آسمان زمین سے اونچے ہیں اسی قدر میرے خیال تمہارے خیالوں سے۔ کیونکہ جس طرح آسمان سے بارش ہوتی ہے اور برف پڑتی ہے اور پھر وہ وہاں نہیں جاتے بلکہ زمین کو بھگوتے ہیں اور اسکی شادابی اور روئیدگی کے باعث ہوتے تا بونے والے کو بیج اور کھانے والے کو روٹی دے اُسی طرح میرا الہام جو میرے منہ سے نکلتا ہے ہوگا۔ وہ مجھ پاس بے انجام نہ پھریگا بلکہ جو کچھ میری خواہش ہوگی وہ اُسے پورا کریگا اور اُس کام میں جس کے لیے میں نے اسے بھیجا مؤثر ہوگا۔

یہی نغمہ بُلبلِ ہدایت گلشنِ قرآن میں بلند کر رہی ہے اور یہی آواز درختِ بیابان کی شاخوں پر کبوتر وحی یوں اُٹھا رہا ہے۔

وتری الارض ھامدۃ فاذا انزلنا علیھا الماء اھتزت وربت وانبتت من کلِّ زوجٍ بھیج ۝

"تو دیکھتا ہے کہ زمین خشک اور پژمردہ ہوتی ہے۔ جب ہم اسپر بارش برساتے ہیں تو تر و تازہ اور سرسبز ہو جاتی ہے اور نشو و نما پاتی ہے اور ہر قسم کے شگفتہ پھل پھول اور پودے اُگاتی ہے"۔

یعنی جیسے ظاہری بارش کا اثر ہے ویسے ہی روحانی بارش جو الٰہی اپنا اثر دکھاتی ہے۔ دنیا میں نئی زندگی پیدا کرتی ہے۔ اہل ایمان اور اصحاب ایقان کے لئے یہ آیاتِ بیّنات کافی وافی ہیں

نکاتِ تاریخی

یکی از وظائف مهمه یادداشت خدمات و سرگذشت خادمین امرالله است که در آتیه برائے جمع آوری سوانح تاریخی فداکاران صمیمی امرالله در اشکال نباشند.

خوشبختانه اکنون در هندوستان صفحات مجلهٔ جلیله کوکب هند (در دهلی) بزبان اردو فارسی وجریدهٔ فریدهٔ بهائی ویکلی (در لاهور) بزبان انگلیسی برائے تامین این مقصود مهم بازو موجود است.

چقدر مطلوب است که بهائیان محترم یادداشتهای مهمه خود را در اطراف خدمتگذاران امرالله بهریک از سه زبان فوق مرقوم و برائے درج در مجلات کوکب هند یا بهائی ویکلی بفرستند بعلاوه از تشویق و ترغیب سائرین بخدمت امرالله ونشر نفحات الله و محبت بعالم انسانیت. مورخین نیز در جمع آوری نکات تاریخی در تردید وزحمت نخواهند بود مثلاً شالودهٔ بنائے حظیرة القدس در هندوستان اول از شهر کراچی شروع شده است وامید است من بعد بهائیان سایر ولایات هند نیز (چنانچه احبای عزیز کلکته در صدد و اقدام این امر مهم هستند که پس از خاتمهٔ حظیرة القدس کراچی شروع خواهند کرد والبته با تائیدات جمال اقدس ابهی وعنایات حکیمانه مولائے مهربان حضرت ولی امرالله و خیال پاک و بے آلایش و ثبوت و رسوخ بهائیان محترم کلکته موفق خواهند شد) تاسی فرموده بنائے مشرق الاذکار در مرکز هند (دهلی)، و حظیرة القدس در شهرهائے ساره را گذاشته موفق شوند البته این اقدام مهم و خدمتگذاری دوستانِ عزیز کراچی بسیار قابل تحسین و تقدیر است و مطلعین بجزئیات آن خوبست شرح آنرا مفصل بنویسند و بمعرض افکار عامه بگذارند و مسلماً خواهد شد باکسب اطلاعاتی که از اشخاص معتمد و موثق بعمل آمده است

خیال این بنا در کراچی از جناب محترم آقا اسفندیار بختیاری بوده و با تائیدات متتابعهٔ حضرت بهاء الله جل اسمه وعنایات حضرت مولی الوری عبدالبهاء و توجهات و الطاف لانهایهٔ حضرت ولی امرالله واقدامات محفل مقدس روحانی کراچی ومساعدت دوستان محترم کراچی وسائر نقاط هند آن بنائ مقدس تاریخی در باغ حضرت شوقی (واقع در شمال شرقی کراچی) در تاریخ ششم اکتوبر ۱۹۳۱ نهاده شده است و تا بحال بقدر قابل توجهی عمارتی بسیار عالی ساخته شده است و عنقریب صورت خاتمه خواهد یافت.

چون اسم جناب بختیاری درمیان آمده اجازه میخواهم مختصری از احوال ایشان را که مسبوقم برشتهٔ تحریر درآورم داما بدیهی است اطلاعات بنده در اطراف ایشان بسیار محدود ومختصر است.

آقائے اسفندیار بختیاری از پدری مرحوم خداداد بهرام و مادرے مرحومه آبنهیر طهران در سنه ۱۸۹۴ء در محلی نرسی آباد یزد تولد شده اند و قبل از تصدیقشان بامر مبارک بهائی در دیانت زرتشتی خود در نهایت ثبوت واستقامت بوده اند در سنه ۱۹۱۳ء با محترمه امة الله سرور خانم (از پدری مرحوم رستم جمشید معروف بدستور و مادری سرکار محترمه دولت خانم گشتاسب) عقد ازدواج بسته اند. تبلیغ شدن آن محترمه تشرفشان بحضور انور اقدس حضرت ولی امرالله ارواحنا له الفداء و خدمات ایشان را بطور خیلے ایجاز واختصار درین مقابله خواهیم دید.

آقائے بختیاری (از قراریکه نگارنده از خود ایشان شنیده است)، درین ۱۲ سالگے در شهر یزد درحالت رویا دیده اند شمس بقدر دو ذرع از زمین بلندتر بسرعت سیر برق از سمت

©Afnan Library Trust, 2026

مغرب بمشرق حرکت می‌کند و بهمهٔ غربی راه انداخته است
ایشان برای وصول بآن شمس با سرعت تمام حرکت آن شمس
درجهٔ و ایشان در عقب روان و دوان بودند که از خواب
بیدار میشونا تا سنه ۱۹۱۶ء بوسیلهٔ ناشر نفحات الله جناب
متصاعد الی الله اسفندیار اردشیر نرسی آبادی علیه بهاء الله
الابهی باین امر مبارک تبلیغ و برداءِ ایمان و تاج ایقان
بامر مبارک حضرت بهاء الله جل اسمه الاعلی موعود کل کتب آسمانی
مزین و مفتخر شدند آقای اسفندیار بختیاری بمجرد یکه در مقام تصدیق
و ثبوت و رسوخ رسیده اند باکمال حرارت و اشتغال عاشقانه
در صدد تبلیغ این خبر عظیم بسایرین هم برآمده و الحمد لله در تمام
موارد موفق و مقضی المرام بوده اند پس بطرف هندوستان
مسافرت و در بمبئی با برادران خود بکسب پرداختند ولے
برادران ایشان که متاسفانه از امرداران بودند مرد توانا و
بشارت شست فرجیشور زرتشت هیراسپنتمان
راجع بظهور سیوسیانش و شاه بهرام در جاودانی اطلاع بوده
و هستند بنابر این عقیده موسیٰ علیه را مخالف عقائد خود
دانسته جداً مخالفت و مقاومت نموده بالاخره دست ایشان
را از سهمی خود شان هم کوتاه نمودند (جزئیات اوزام مخالفانه
مخالفین قابل ذکر نیست) خلاصه آقای اسفندیار که بحمد الله
بدولت سرمدی رسیده و بانی زخارف مزخرف دنیوی
اعتنائی نداشتند دل بدوست یکتا بسته و با توکل و توسل
بدامن محبوب بی‌همتا با استقامت و ثبوت و رسوخ تمام
بهمه گیشت یازده از بند این انقلابات وجدانی رستند و
بحق و حقیقت پیوستند و بلیغ بر دو سال بعد در محل دیگر
در بمبئی بکسب مشغول شدند تا در سنه ۱۹۲۱ زائر کوی دوست
شده در ارض اقدس عکا و حیفا بشرف لقای انور اطهر حضرت
مولی الوری عبد البهاء فائز و مدتت سی و هشت روز مشرف
و متواتراً از فیض بیانات عالیات و عنایات حضرت مولی الوری
مستفیض بودند در موقع مسافرت از بمبئی بکراچی آمده عدهٔ
بهائیان کراچی را معدود و محدود بچند نفر دیده در نظر گرفتند
و با توفیقات حضرت بهاء الله جل ذکره اقدام بازدیاد عدهٔ
بهائیان در کراچی بشود.

مدتی قبل ازان جناب خادم صمیمی امر الله آقا میرزا احمد رضا
معروف به پرافسر شیرازی که از طبقه محترمین شیراز و برای تحصیل
بهندوستان آمده و در شهر بمبئی با جنابان محترم آقای رستم گل
و آقای شیخ حشمت الله قریشی بواسطهٔ حضرت ناشر نفحات الله
آقای میرزا محرم علیه بهاء الله بامر مبارک بهائی رهنمائی و
تبلیغ شده اند و هر سه نفر ازین ذوات مقدسه محترم خدماتی
برجسته بامر مبارک بهائی نموده اند و هر یک صاحب داستانی
بسیار عالی هستند و البته مطلعین از جزئیات سرگذشت
و خدمات ایشان شرح احوالی و خدمات شان را بطور تفصیل
خواهند نوشت. هر آئینه در این ضمن سرگذشت تاریخی
شیر میدان امر الله و هژبر بیشهٔ میثاق الهی حضرت جمشید
خدادا حکیم (که از قدمای احبای پارسی و از مبلغین برجسته
امر الهی بودند و در جون سنه ۱۹۳۱ء در شهر بمبئی در نهایت سلامتی
مزاج بمرض سکته دچار و بملکوت الهی پرواز فرمودند) را نویسندگان
محترم در نظر خواهند داشت، اگرچه آقای پرافسر شیرازی
در سنه ۱۹۳۵ مسیحی در دریای کراچی در حال شناوری غرق
در رحمت حق پیوسته و بملکوت الهی عروج فرموده اند و مقبرهٔ
آن مقدس در حیدرآباد که چند میلی از کراچی در راست واقعست
اما آقایان مستر حشمت الله و مستر وکیل الحمد لله
در قید حیات و باکمال اقدام فداکارانه و جدیت خستگی ناپذیری
در هندوستان بخدمت امر الله و نشر نفحات الله و
ترقی عالم انسانیت مشغولند وفقهم الله تعالی، در کراچی
تشریف داشتند و در تبشیر و تنشیر تعالیم مبارکه حضرت
بهاء الله و بیانات عالیاتش با جد و جهد تمام می پرداخته است
والحمد لله چون اقدامات شان خالصاً لوجه الله بوده در هر
مورد فائق بوده اند ولی در آن موقع با یران مسافرت
فرموده بودند.

باری جناب آقای اسفندیار بختیاری پس از مدت
بسیار کمی توقف در کراچی بساحت اقدس مسافرت نمایند
پس از مراجعت بهند تجارت و کسب خود را در کراچی شروع
کرده و با فامیل جلیل شان مقیم آنجا میشوند در آن موقع برادر
نامیشان جناب آقا جمشید رستم جمشیدی در کراچی بامر مبارک

©Afnan Library Trust, 2026

تصدیق داشتند قرار شرکتی باهم نهاده و تا بحال الحمد لله با روح و ریحان بکسب تجارت اشتغال داشته و از فیض ربّ منّان در نهایت خوبی و افتخار امورشان جریان دارد و این بدیهی است چون نیّت پاک باشد خداوند نیز فیض و برکت احسان فرماید. جناب آقا جمشید مشارٌالیه در ماه گذشته بساحت اقدس عکا و حیفا بحضور انور یکتا محبوب امکان حضرت ولی امرالله ارواحنا لعنایاته الفداء قریب یکماه مشرّف و از فیض و عنایات ربّانی برخوردار بودند و هستند گویا بسمتِ ایران عزیمت نموده اند که چند ماه بعد مراجعت بهند فرمایند وفقه الله تعالی.

ناگفته نماند که اول کسیکه ازین طایفه محترم تاج افتخار بهائیت را بر سر نهاد و بفیض ایمان و ایقان برخوردار بود و در هر قسم امتحانات رُخ برافروخته و در مقابل هر پیش آمدی در نهایت ثبوت و رسوخ مستقیم بوده و هستند و سفری نیز در آستان اقدس ابهی در عکا و حیفا بحضور باهر النّور حضرت مولی الوری عبدالبهاء ارواحنا لرمسه الاطهر فدا بشرف لقا مفتخر و بفیض بیانات و عنایات موفق بوده اند و چند الواح مبارک بافتخارشان نازل شده است و اکنون در بمبئی بکسب مشغولند و در خدمت امرالله قائم و ثابت و عضو محفل مقدس روحانی بمبئی نیز هستند. جناب آقا بهرام گشتاسب گشتاسبی علیه ۹۹ که از اشخاص بسیار محترم و عاقل و با حلم و وقار و صاحب داستان قشنگی هستند و حال الحمد لله ازان خانواده محترم اکثریت قریب باتفاقشان ازین ظهور اعظم که منظور و موعود کل ملل و امم است بهرهٔ کافی و وافی یافته اند خوشا بحال خوششان.

جناب اسفندیار خیالات خود را تعقیب کرده و با تأییدات جمال اقدس ابهی و مساعدت و خدمات عاشقانه حضرت پرافسر شیرازی سائر دوستان بمقصود موفق آمده و قبلاً محلی را بطور رسمی برای تشکیل و انعقاد محافل عمومی تهیه دیدند و بر تشکیل محفل مقدس روحانی آنجا موفق شدند و دو سال زمینی را باسم باغ حضرت شوقی که در شمال شرقی کراچی واقعست خریدند برای بنای حظیرة القدس کراچی نظر یابی را اتخاذ نموده بودند که سفری در سال گذشته با فامیل جلیلشان از طریق دریا بکرمان رفسنجان یزد اصفهان شیراز بوشهر و از آنجا بکراچی مسافرت و مراجعت میفرمایند که مختصری از مسافرتشان را در طی مقالهٔ در چند نمرهٔ قبل مجلهٔ کوکب هند درج فرموده اند والبته قارئین کرام قرائت نموده و از روحیات این مؤمن محترم مطلع شده اند. اگرچه غالباً مقالات ایشان گاهی با امضاء و گاهی بدون قیدِ آن در مجلهٔ کوکب هند قرائت میشود در مدت مسافرت ایشان بایران محفل مقدس روحانی کراچی برای حظیرة القدس نقشهٔ را تهیه دیده که بسیار مطلوب و مرغوب است و تصویب فرموده اند در همان باغ مبارک آن بناء را شروع نمایند.

پس از چندی آقای اسفندیار نیز مراجعت نموده در مذاکرات و مشاوره شرکت نموده با کمی تغییر نقشه آن بناء را شروع نموده اند و جناب آقا اسفندیار مخصوصاً و عموم دوستان عزیز کراچی عموماً جدیت و اقدامات موثره را بکار برده و می برند و در آتیه بسیار نزدیکی آن عمارت عالی صورت خاتمه خواهد یافت. الحق خدمات احبای محترم کراچی و حضرت میرزا عبدالرسول مؤمن زاده سکریتری و منشی محفل مقدس روحانی کراچی و اخلاص و نیت پاک هریک از ایشان موجب بسی تحسین و تمجید است و البته در این موضوع مقالهٔ جداگانهٔ را ایجاب مینماید

آقای بختیاری در سنه ۱۹۳۰ء بمعیت حضرت امة الله میس مارتا روت زبردست ترین مبلغات بهائی و دوستان شجاع میدانِ امرالله دلشاد نفحات الله که سرگذشت نطق و تبلیغات ایشان را از ادارهٔ کوکب هند دهلی و کلیهٔ جرائد بهائی در عالم و اغلب جرائد اروپ و امریک و مجلهٔ اخبار امری طهران. ممکن است مطالبه و مطالعه شود بتمام نقاط هندوستان مسافرت و تا سرحد هند و چین با ایشان در تمام محافل نطق و تبلیغات و کنفرانسهائی بود که معززی الیها از طرف اپون و چین بممالک متحده امریکه مسافرت میفرمایند و جناب اسفندیار مجدد بکراچی مراجعت می کنند شرح توجهات و خدمات خالصانه جناب بختیاری بمبلغ امرالله را در بعضی جرائد امریکا و مجلات بهائی هندوستان و مجلات بهائی ایران فوق العاده های اغلب محافل مقدس روحانی درج کرده اند.

آقای بختیاری با خانم بختیاری در سال ۱۹۲۶ عیسوی بساحت اقدس عکا و حیفا مسافرت و از لقای انور اقدس یکتا

©Afnan Library Trust, 2026

محبوب امکان حضرت ولی امر الله ارواحنا لوجه الوره الفداء
و عتبه بوسی اراضی مقدسه متوفق و مشرف شده اند و بسیار مورد
عنایات و الطاف حضرت ولی امر الله و حضرت ورقهٔ علیا واقع
شده و پس از سی و هشت روز مشرف بودن بکراچی مراجعت
نموده اند. آقای بختیاری در جزئیات امور تجارتی و کسبی
خیلی دقیق هستند و اما اغلب همّ و فکرشانست خدمت بامر الله
و نشر نفحات الله و محبت بعالم انسانی است با عموم مردم
اعم از بهائی و غیر بهائی در نهایت رأفت و لطف و محبت و
صفا سلوک میفرمایند و با کمال شجاعت عقیدهٔ خود را ابراز داشته
و با فصاحت و بلاغت حقیقت امر مبارک را ابلاغ مینمایند
و همیشه در همه موارد مسرور و مبرورند و هیچ پیش آمدی دلتنگ
نموده با حسن نیت و توسل و توکل بدامن پروردگار از پیش
میروند و سپاس یزدان مهربان را مشمول الطاف رحمانی هستند
و خواهند بود.

خانم محترمه بختیاری نیز در اقالیم سابقه حضرت بهاء الله
جلّ ذکره از خادمات برجستهٔ امرالله در میان اماء الرحمن کراچی
هستند و از اثر حسن رفتار و اعمال و کردار پسندیده بهائیت که
از خود بروز داده اند یکی از خانمهای محترمه عالمه پارسی هند که معلمهٔ
مدرسه هم هستند شیفتهٔ حسن اخلاق و آداب پسندیدهٔ خود کرده
بحدیکه آن معلمهٔ محترمه قدم تحقیق را برداشته و به تصدیق بحقانیت
و حقیقت حضرت بهاء الله جلّ اسمه الاعظم متوفق شده است
اخیراً مسموع افتاد مبلغ معتنابه را حتیٰ برای حظیرة القدس
کراچی تقدیم محفل مقدس روحانی نموده اند بسیار منجذب و مشتعل
هستند و با روح و ریحان در صدد انجام خدمات امر الله هستند
آری روز بخش است آنکه در ظلّ بهائیش مسکن است

جناب آقای اردشیر رستم جمشیدی و آقای مهربان
برادران فاضل جلیل آقای بختیاری و در کراچی هستند.
آقای اردشیر نیز از بهائیان بسیار صمیمی و منجذب و مسافرتی
نیز بارض اقدس عکا نموده اند و بفیض لقای انور فائض شده اند.
ملاقات و دید شرح استقامت ایشان در مقابل مواجه با ناملائمات
روزگار بسیار قابل مطالعه و توجه است.
در خاتمه با تمنای معذرت از مزاحمت و هم عدم اطلاعات عمیق
در اطراف این اشخاص محترم توفیقات و تائیدات متتابعه
جمال اقدس ابهی را برای عموم دوستان درخواست دارم
و امیدوارم همگی بحسن خاتمه و بانچه منتهی آمال مقربین است
متوفق شویم.

(مخبر مخصوص کوکب هند از کراچی)

وفدِ بہائی

انسانیت کا جوہر محبت ہے. محبت ہی دین و دنیا کی
رونق ہے. جس انسان کے دل میں سچی محبت ہوتی ہے وہ
لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے کمربستہ رہتا ہے. وہ دوسروں کی
بھلائی میں کمی نہیں کرتا۔

بہائی جو اسوقت خدا کے "تازہ فرمان کو قبول کر چکے ہیں
انہیں تمام عالم سے محبت و سلوک کرنیکا حکم ہے. وہ سب کی محبت
و خیر خواہی اپنا فرض جانتے ہیں اور اس فرض کو ادا کرنے میں
خوشی محسوس کرتے ہیں۔

یہ وفد بہائی جسمیں چند نفوس شامل ہیں ملک میں مخلصانہ
خدمت کے لئے نکلا ہے بلا امتیاز مذہب و ملت اور بلا تفریق
قوم و وطن سب کو فائدہ پہنچانا اس وفد کا مدعا ہے. جہاں
یہ وفد پہونچے وہاں کے لوگوں کو جلد اور پوری توجہ کرکے
اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے۔

ارکانِ وفدِ بہائی
وفد بہائی میں مدیر کوکب ہند کے علاوہ جناب قاضی
ہرمزدیار خدابخش آف پونا اور جناب ڈاکٹر عبدالشکور صاحب
آف سرسہ شامل ہونگے. ممکن ہے کوئی اور دوست بھی شریک ہوں یہ دونوں حضرات
پونہ اور سرسہ سے یکم فروری تک دہلی پہنچ جائینگے اور دہلی سے فروری کے پہلے ہفتہ میں
وفد روانہ ہو جائیگا جس جس شہر میں یہ وفد جائیگا وہاں مختلف سوسائٹیوں میں لکچروں کا انتظام
کیا جائیگا. اقوام کے سربرآوردہ حضرات سے ملاقاتیں کی جائینگی۔

شائقین تحقیق کو خوشخبری
وہ لوگ جو مذہبی جھگڑوں سے گھبرا چکے ہیں. انہیں
بشارت دیجاتی ہے کہ وہ تسلی پائینگے وہ آئیں اور وفد بہائی سے ملکر حقیقت
دین کو سمجھیں. نہایت آزادی سے تحقیق کرکے اطمینان حاصل کریں

©Afnan Library Trust, 2026

کتاب
دَورِ بہائی

دُنیا میں انقلاب برپا ہے۔ عالمِ انسانی میں جوش و ولولہ ہے۔ مادّی پہلو سے سارے جہان میں نئی نئی چیزیں پیدا ہو رہی ہیں۔ روحانی حقائق بھی جدید شان سے جلوہ گر ہو رہے ہیں کیونکہ خداوند عالم کے حکم سے آج ایک نئے اور عظیم الشان دَور کا آغاز ہوا ہے۔ جسے زبانِ حقیقت میں دَورِ بہائی کہتے ہیں۔ اِسی دَور کو حضرت مسیح نے تازگی بخش ایام کہا تھا۔ اِسی کو مقدس کُتبِ آسمانی ایام اللہ کہکر پکارتی ہیں۔ اِس دَور کے اہم واقعات کس طرح شروع ہوتے ہیں؟ اور اِس دَور میں خدائی تعلیمات اور پیغامات کیا ہیں؟ دُنیا میں آئندہ کیا ہونے والا ہے؟ اگر آپ اِن تمام باتوں کا علم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو

کتاب دَورِ بہائی مطالعہ کیجئے

یہ وہی کتاب ہے جس کے معرکۃ الآراء مضامین کوکب ہند میں نکل چکے ہیں۔ حضرت باب حضرت بہاء اللہ۔ حضرت عبدالبہاء کی نسبت کتب مقدسہ کی پیشینگوئیاں۔ حضرت باب حضرت بہاء اللہ اور حضرت عبدالبہاء کے حالات زندگی مع چند الواح مقدسہ حضرت بہاء اللہ اصل معہ ترجمہ اردو۔ بہائی پروگرام اور تعلیمات۔ حضرت شوقی ربانی کے مختصر حالات۔ حضرت بہاء اللہ اور حضرت عبدالبہاء کی پیشینگوئیاں جن میں دنیا کے آئندہ اہم واقعات و انقلابات کی خبریں ہیں۔ اور وہ اہم پیشگوئیاں جو بڑی بڑی حکومتوں کے بارے میں پوری ہو چکی ہیں۔ غرضکہ ایک محقق شخص جو امر بہائی کی نسبت معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے کتاب دَورِ بہائی سے کافی علم حاصل ہو سکتا ہے۔ (قیمت عہ محصولڈاک ۵/)

صحیفۂ زرتشت مع دساتیر و قرآن

حضرت زرتشت کے نام سے تمام دنیا واقف ہے۔ آپ ایران کے بڑے پیغمبروں میں سے ایک اولوالعزم پیغمبر ہیں۔ پارسی قوم آج تک آپ ہی کے نام کی نسبت سے زرتشتی کہلانا فخر سمجھتی ہے۔ آپکا آسمانی صحیفہ ایک عجیب غریب کتاب ہے جو باوجود تلاش کے عموماً ملتا بھی نہیں ادارۂ کوکب ہند نے اِس کا ترجمہ مکمل شائع کر دیا ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ "دساتیر و قرآن" کے عنوان سے پارسیوں کی مقدس قدیم کتاب مجموعۂ صحفِ آسمانی دساتیر کی آیات مع حوالجات نقل کیگئی ہیں اور انہیں قرآن مجید کی آیات سے مطابق کرکے دکھایا ہے۔ جس کے پڑھنے والے کو یقین ہو جاتا ہے کہ اسلام اور زرتشتی مذہب ایک ہی ہیں اِس علم سے دل وسیع ہو جاتا اور تعصب کی آگ بجھ جاتی ہے۔

(۴ر)

عکہ کی روشنی میں دس دن

امریکن خاتون محترمہ جولیا ایم گرانڈی جو حضرت عبدالبہاء کے حضور مبارک میں حاضر ہوئی تھیں۔ انہوں نے یہ کتاب مرتب فرمائی جو پہلے انگریزی میں شائع ہوئی۔ یہ اردو ترجمہ ہے جو کوکب ہند میں بھی نکل چکا ہے۔

اِس کتاب میں نہایت خوبصورتی سے مختلف اہم مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔ بیشتر بیانات حضرت عبدالبہاء کے ہیں جنہیں خاتونِ موصوفہ نے حسنِ ترتیب سے جمع کیا۔ کتاب نہایت لُطف انگیز ہے۔ ہر زندہ روح کے لئے ایک تازہ غذا ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہر ایک روحانی ذوق رکھنے والا اسے پڑھے نہایت صاف ستھری چھپی ہے۔

قیمت (۶ر)

کوکبِ ہند جلد پنجم

یہ فائل اپنی خوبیوں میں بہترین ہے۔ ضخیم بھی زیادہ ہے۔ جدید روحانی معلومات کا ذخیرہ ہے۔ شائقین کو چاہئے کہ وہ ضرور کوکب ہند کے فائل منگا کر پڑھیں اگر وہ ایک فائل پڑھ لیںگے تو انہیں ایک نئے جہان کا علم حاصل ہوگا۔ جو انہیں ایک عجیب روحانی مسرت بخشے گا۔ فی الحقیقت بہائی مضامین کی خوشبو ہی نرالی ہے۔ جلد پنجم میں مناجات۔ الواح مبارکہ۔ بیانات حضرت عبدالبہاء۔ بہائی فضلاء کے مضامین عالیہ۔ عالم بہائی کی خبریں وغیرہ ایسی پرلطف چیزیں ہیں۔ جنہیں پڑھکر روح باغ باغ ہو جاتی ہے۔ (قیمت فیجلد مجلد پانچ روپے عہ)

کوکبِ ہند جلد ششم

یہ جلد بھی علمی و روحانی جواہرات کا خزانہ ہے۔ الواح مبارکہ کا سلسلہ اِس میں ایک نئی شان سے جاری ہوا ہے۔ یعنی بہت بڑی بڑی الواح مبارکہ کا حرف ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ یہ سلسلہ اپنے پڑھنے والوں کے لئے زندگی بخش ہے۔ بادشاہوں اور بڑے بڑے عالموں کے نام کی الواح مبارکہ بھی اس جلد میں آگئی ہیں۔ مکالمات حضرت عبدالبہاء کا نہایت خوبصورت سلسلہ جاری ہے۔ اِس کے علاوہ حضرت ولی امراللہ کے ارشادات بھی اس جلد میں زینت بخش ہیں۔ نیز علمی و روحانی و تاریخی مضامین۔ شہداء کی رنگین داستان۔ (فیجلد مجلد پانچ روپیہ)

پتہ:۔ مینجر کوکب ہند دہلی

©Afnan Library Trust, 2026

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۸۱۲

اہلِ بہاء کا ماہوار رسالہ کوکب ہند دہلی رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۸۱۲

قیمت سالانہ چار روپے

بہائی ویکلی (انگریزی) لاہور

اڈیٹر جناب پروفیسر پریتم سنگھ جی ایم اے نمبر ۹ لینگلی روڈ لاہور

بہائی ویکلی انگریزی میں ایک عمدہ اخبار ہے ضرور منگائیے!
امرِ بہائی کی معلومات کا بہترین ذریعہ ہے۔ سالانہ قیمت پانچ روپے

وفدِ بہائی ہندستان میں سفر کر رہا ہے

ملاقات کر کے فائدہ اٹھائیے

بعض بہائی محافل

محفل مقدس روحانی بمبئی بوری بندر پوسٹ بکس نمبر ۱۲۷
محفل مقدس روحانی کراچی بندر روڈ
محفل مقدس روحانی نیشنل ہوٹل پونا
محفل مقدس روحانی کلکتہ پوسٹ بکس نمبر ۹۴۸
محفل مقدس روحانی رنگون پوسٹ بکس ۲۹۹
محفل مقدس روحانی مانڈلے نمبر ۹ اے سٹریٹ ۲۳

مجلس اہلِ بہاء دہلی برانچ آفس کوکب ہند بلیماران سٹریٹ

0.012.1

©Afnan Library Trust, 2026